سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

بدھ، 5- مئی 2021

(یوم الاربعاء، 22- رمضان المبارک 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31 : شمارہ 2

97

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،5- مئی2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال حافظ آباد کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال حافظ آباد کی کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

99

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

بدھ، 5۔ مئی 2021

(یوم الاربعاء، 22۔ رمضان المبارک 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 2 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

شَهۡرُ رَمَضَانَ
الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ
الۡهُدٰی وَ الۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ وَ
مَنۡ كَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ
یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِكُمُ الۡیُسۡرَ وَ لَا یُرِیۡدُ بِكُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَ لِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ
وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمۡ وَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۸۵﴾
وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَ لۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّهُمۡ
یَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾

سورۃ البقرۃ آیات 185 تا 186

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اُترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو (185) اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہئے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں (186)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

الہام کی رِم جِھم کہیں بخشش کی گھٹا ہے
یہ دِل کا نگر ہے کہ مدینے کی فضا ہے
آیات کی جھرمٹ میں تیرے نام کی مسند
کلیوں کے کٹوروں پہ تیرا نام لکھا ہے
سورج کو اُبھرنے نہیں دیتا تیرا حبشی
بے زر کو ابوذر تیری بخشش نے کیا ہے
اے گنبدِ خضرا کے مکیں میری مدد کر
یا پھر یہ بتا کون میرا تیرے سوا ہے

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آج محکمہ ہائرایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر محدود ہی رکھیں کیونکہ یہ سوالات زیادہ تر آپ لوگوں کے ہی ہیں۔ جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: بہت شکریہ

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں اُن کو floor دے چکا ہوں۔

ایڈوائزری کمیٹی میں قانون سازی نہ کرنے کے فیصلے کے باوجود قانون سازی کرنا

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہمارے دل میں آپ کا انتہائی ادب اور احترام ہے۔

دل کے دریا کو کسی روز اُتر جانا ہے
اتنا بے سمت نہ چل لوٹ کے گھر جانا ہے

جناب سپیکر! کل جو کچھ یہاں پر ہوا لیکن ہمارے درمیان جو طے ہوا تھا وہ یہ تھا کہ legislation نہیں ہوگی اور آرڈیننس ہی آئیں گے اس لئے ہم نے آپ کا حکم سمجھتے ہوئے قبول کر لیا لیکن بعد میں ہمیں ایجنڈا دیا گیا اور نہ ہی کوئی اور بات کی گئی۔ کل جس طرح legislation ہوئی ہے وہ بھی سب کے سامنے ہے لیکن چلیں کوئی بات نہیں کیونکہ مجھے نہیں پتا کہ کس بات کی اتنی جلدی تھی۔ جس معزز وزیر قانون راجہ بشارت کو میں جانتا ہوں وہ کبھی ایسے illegal کام نہیں کرتے تھے لیکن اس سے ہٹ کر recent issue جو بہت ہی important ہے وہ اسسٹنٹ کمشنر سونیا صدف کے حوالے سے ہے۔ آج اُس کا Tweet بھی چل رہا ہے، ڈان، دی نیوز، پاکستان ٹائمز اور ڈیلی ٹائمز میں بھی موجود ہے کہ چیف منسٹر آفس سے بار بار سونیا صدف کو calls جا رہی ہیں کہ وہ فردوس عاشق اعوان سے معافی مانگے۔ بانیٔ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح جو انتہائی

charismatic leader ہیں جس پر ہم سب believe کرتے ہیں انہوں نے 14-اپریل 1948 کو جب سول سرونٹس سے خطاب کیا تو کہا کہ۔

Governments come and go; Prime Ministers come and go; Ministers come and go; but you are the servant of the state not the Government.

میری سپیکر کی کرسی اور خاص طور پر آپ سے یہ humble submission ہے کہ آپ نے اور آپ کے بزرگوں نے ہمیشہ اسمبلی کی روایات کو اعلیٰ سطح پر پہنچایا ہے۔ آج بھی میں آپ سے یہ humble submission کرتا ہوں کہ جس طریقے سے اب کام شروع ہو گیا ہے کہ Advisor چاہے جو کچھ مرضی بن جائیں اور مجھے نہیں پتا کہ اُن کی آخری جماعت کون سی ہو گی لیکن مجھے وہاں کے ایک منسٹر نے بتایا ہے جن کا میں نام نہیں لوں گا کہ محترمہ کو کرکٹ کھیلنے کا شوق ہے اور وہ روزوں کے دوران AC صاحبہ کو کہہ رہی ہیں کہ مجھے آکر bowling کروائیں۔ AC نے کہا کہ میڈم میں روزے کی حالت میں bowling کیسے کرواسکتی ہوں کیونکہ میں ایک خاتون ہوں۔ اس topic سے یہ بات شروع ہوئی پھر کہا کہ فروٹ کی تازہ ٹوکری پہلے میرے گھر بھیجا کریں۔ یہ اس کے ساتھ بہت زیادتی ہے۔ وہ میری پھوپھی کی بیٹی ہے اور نہ ہی میں اُس کو جانتا ہوں لیکن سول سرونٹ کے ساتھ فردوس عاشق پہلوان اوہ sorry اعوان نے جو زیادتی کی ہے یہ انتہائی شرمناک ہے۔ آپ نے بھی پانچ سال گزارے ہیں تب بھی ہم نے کبھی ایسا نہیں دیکھا۔ There are so many codes and there is a procedure.

جناب سپیکر! چودھری صاحب نوں کہو کہ اِک منٹ گل سُن لین۔ کل تسیں وی ایدر آ سکدے او تے اسیں وی جا سکدے آں۔ حکومتاں آندیاں جاندیاں رہندیاں نیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ اپنی بات پوری کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: میری humble submission کل ہونے والی legislation کے بارے میں اور دوسری سونیا صدف والے معاملے پر ہے۔ یہ معاملہ اس level پر چلا گیا کہ آدھی گورنمنٹ کہہ رہی ہے بلکہ سیالکوٹ کے ایک منسٹر نے مجھے bowling کروانے والی بات

بتائی جو بہت زیادتی ہے اور کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے لہٰذا میں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس بات کو روکیں۔ انہوں نے جانا ہے اور چلے جائیں گے کیونکہ یہ آپ کے 10 ووٹوں کے سہارے سے کھڑے ہیں لیکن اس بات کو روکیں کہ وہ افسران کی بے عزتی نہ کریں لہٰذا ہمارے قائداعظم کا 14۔ اپریل 1948 کا جو فرمان تھا اس کو سامنے رکھیں۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ذرا ایک منٹ۔ رانا اقبال صاحب بھی بات کر لیں۔ جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! مجھے کل والی legislation پر بڑا افسوس ہوا۔ میں نے اِن سے پوچھا کہ آپ نے ایڈوائزری کمیٹی میں کیا بات کی ہے جس پر انہوں نے مجھے بتایا کہ legislation کے بارے میں بات ہوئی ہے اور ہم نے کہا تھا کہ آپ مہربانی کریں کیونکہ اب legislation نہیں ہو سکے گی۔ آپ کی اِن کے ساتھ جو بات ہوئی پھر بھی legislation ہوئی اس لئے افسوس کی بات یہ ہے کہ سارے rules relax کر کے کل سب کچھ کیا گیا۔ Legislation کے حوالے سے قواعد و ضوابط ہیں کہ رولز کے مطابق اگر کورم پورا نہ ہو تو کورم کی نشاندہی بھی کی جا سکتی ہے کیونکہ legislation انتہائی اہم چیز ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ سب Legislators اور پارلیمنٹیرین بھی ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ کل انہوں نے جب واک آؤٹ کیا تو کوئی response نہیں آیا۔ سپیکر کی کرسی پر جو صاحب بھی بیٹھتے ہیں، آپ الحمدللہ Custodian of the House ہیں اور معزز ممبران چاہے اپوزیشن سے ہوں یا حکومتی بنچوں سے ہوں یہ آپ کے ممبر ہیں اور آپ ان سب کے Custodian ہیں۔ یہ اپنے اپنے حلقوں کے منتخب نمائندگان ہیں لہٰذا میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ کل ہوا ہے اُس حوالے سے عدالت بھی جایا جا سکتا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپ کی طرف سے کمیٹیاں بھی مکمل نہیں ہیں لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ جب میں آپ کی جگہ پر ہوتا تھا تو بہاولپور سے جماعت اسلامی کے ایک ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب ہوتے تھے تو جب وہ اکیلے واک آؤٹ کر جاتے تھے تو یقین

جانیں جب تک میں اُن کو واپس ہاؤس میں نہیں لاتا تھا اُس وقت تک میں ہاؤس کا بزنس چلانے نہیں دیتا تھا۔ یہ عزت اِن کی بھی ہے اور آپ کی بھی ہے لہٰذا آپ کم از کم اتنی بات ہی کر دیتے کہ کوئی ممبر جا کر اُن کو بلا کر لے آئیں۔ یہ سب میرے ساتھی بیٹھے ہیں اور ایک بیٹی سعدیہ سہیل رانا صاحبہ بھی اُدھر بیٹھی ہیں آپ اُن سے بھی پوچھ لیں کہ کسی وقت اگر اپوزیشن والے واک آؤٹ کرتے تھے تو فوری طور پر میں اپنے ممبران بھیجتا تھا۔ اگر کبھی یہ نہ آتے تو پھر میں کام شروع کرتا تھا ورنہ میں کام نہیں شروع کرتا تھا۔ یہ ان کا بھی احترام اس بات میں ہے اور آپ کی عزت بھی ہے۔ چونکہ آپ ہاؤس کے Custodian ہیں لیکن یہ نہیں ہونا چاہئے کہ

یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

جناب سپیکر! آپ میرے محترم بھائی اور قابل احترام ہیں لہٰذا ان چیزوں کا احساس ہم سب کو کرنا چاہئے۔ ہمیں ایک دوسرے کی عزت اور احترام کرنا چاہئے۔ اس ہاؤس کا معزز ممبر ہوتے ہوئے مجھے افسوس ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا point of view آ گیا ہے۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ ہمارے محترم سابق سپیکر رانا صاحب اور سندھو صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انتہائی قابل افسوس ہے۔ قابل افسوس اس لحاظ سے ہے کہ جن دوستوں نے ہمارے ساتھ ایڈوائزری کمیٹی میں میٹنگ کی جو کچھ اس میں طے ہوا اس حوالے سے میں حلفاً کہتا ہوں کہ ایک اِنچ بھی اُس سے deviate نہیں کیا گیا۔ جو بات طے ہوئی اس کے مطابق کام ہوا۔ آئندہ کے لئے میں دو چیزوں کی بالخصوص آپ سے request کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ جو لوگ ہمارے ساتھ ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں تشریف لاتے ہیں ان کے پاس اپنی جماعت کی طرف سے mandate ہونا چاہئے اور ان کی جماعت کو in writing دینا چاہئے کہ یہ

ہمارے نمائندے ہیں لہٰذا جو ان کا فیصلہ ہو گا وہ ہمیں قابل قبول ہو گا۔ آج یہ پہلی دفعہ نہیں ہو رہا بلکہ ہمیشہ سے یہ ہو رہا ہے کہ جب بھی ہمارے ساتھ کوئی بات کی جاتی ہے، بات کرنے کے بعد یہ واپس جاتے ہیں ان کا مؤقف بدل جاتا ہے۔ ان کا ایوان کے اندر مؤقف اور ہوتا ہے، میڈیا کے پاس اور جبکہ باہر مؤقف اور ہو جاتا ہے۔

دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ انہوں نے legislation کے متعلق کہا تو پچھلے اڑھائی تین سال سے ہم سُن رہے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ یہاں ہو رہا ہے غیر آئینی اور غیر قانونی ہے۔ عدالتیں کھلی ہیں لہٰذا یہ عدالت میں جا کر چیلنج کریں کہ سپیکر صاحب نے غلط legislation کی ہے۔ رانا صاحب سابق سپیکر ہیں لہٰذا آپ کو قواعد وضوابط کا پتا ہونا چاہئے کہ سپیکر کے پاس کیا اختیارات ہیں اور کیا سپیکر کے پاس رولز کو defer کرنے یا suspend کرنے کے اختیارات نہیں ہیں؟ کیا سپیکر صاحب نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے تو قطعی طور پر ایسا نہیں ہوا۔

رانا محمد اقبال خان: میں عرض کرتا ہوں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ میری بات سُن لیں کیونکہ میں نے بڑے غور سے اِن کی بات سنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب کو بات کر لینے دیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! کل اگر رولز کو suspend کر کے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر ہم نے legislation کی تو ہم نے جمعرات کا دن پرائیویٹ ممبرز ڈے کے لئے رکھ دیا۔ یہ پورا معزز ایوان بیٹھا ہوا ہے، میں ان کی موجودگی میں ایک سوال کرتا ہوں کہ "کیا rules کی suspension کی قرارداد جب کل پیش کی گئی تھی" اور اس معزز ایوان نے "اس کی منظوری دی تھی" تو کیا وہ غیر قانونی تھی؟ قطعی طور پر نہیں اور اس وقت ہمارے یہ سارے بھائی بیٹھے ہوئے تھے جن کی موجودگی میں rules کی معطلی کی قرارداد پیش کی گئی تھی۔ Rules suspend ہوئے اور پھر ہم نے business take up کیا تو بلاوجہ ایسی بات کر دینا مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی خلیل طاہر سندھو صاحب محترمہ فردوس عاشق اعوان صاحبہ کے متعلق کہہ رہے تھے کہ " باؤلنگ کے لئے انہوں نے اے سی کو فون کیا"

جناب سپیکر! کوئی ذی شعور انسان، اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے میرے بھائی، بزرگ اور بہنوں میں سے کوئی اس بات کو تسلیم کرے گا کہ ایک خاتون ایڈوائزر کسی سرکاری ملازم کو فون کرے کہ "آئیں مجھے باؤلنگ کروائیں"۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرے پاس اس کا ریکارڈ ہے جو میں راجہ صاحب کو دے دیتا ہوں اور راجہ صاحب بے شک یہ بیان پڑھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): سندھو صاحب! میری بات سن لیں۔ بات وہ کیا کریں جو عقل تسلیم کرتی ہو۔ Sir, play to the gallery کے لئے اگر ہم یہ بات کر دیتے ہیں تو یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ابھی رانا اقبال صاحب نے فرمایا کہ "کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا جاتا"۔ جناب سپیکر! آپ گواہ ہیں اور میں حلفاً قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کیا کل یہ بات طے نہیں ہوئی تھی کہ COVID کی وجہ سے اسمبلی کو 50 فیصد ممبران کے ساتھ چلا رہے ہیں اس لئے کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا جائے گا جو کہ آپ کے سامنے طے ہوا تھا لیکن یہاں آکر کہنا کہ "کورم پوائنٹ آؤٹ کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی" تو خدا کے لئے ایسا نہ کریں کیونکہ یہاں وہی کام کیا جاتا ہے جو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں طے کیا جاتا ہے۔ آگے اگر چل کر بات کریں گے کہ یہ بھی ہوا تھا اور وہ بھی ہوا تھا تو میں اس حوالے سے صرف ایک ہی بات کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اس بات کو مزید بڑھایا گیا تو پھر "شرفاء کا سینہ رازوں کا دفینہ" ہوتا ہے۔ میں یہاں ایک ایک لفظ کہوں گا کہ ہم نے جو آپس میں طے کیا تھا اور کیا طے کیا تھا۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہم معاملات کو خود خراب کریں اس لئے میں آپ سے استدعا کرنا چاہتا تھا کہ کل کے اسمبلی اجلاس کی کارروائی کا جو تاثر دیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ کل ہماری اسمبلی کی پوری کارروائی کو باہر جا کر negate کون کر رہا ہے؟ ہماری بہن عظمیٰ بخاری جو ایوان میں

موجود ہی نہیں تھیں یعنی اس ایوان میں تھیں ہی نہیں اور باہر جا کر پریس کانفرنس کر رہی ہیں کہ ہاؤس میں یہ ہوا۔ خدا کے لئے ذمہ داری کا ثبوت دینا چاہئے کیونکہ ہم منتخب لوگ ہیں اور ہمیں عوام نے اعتماد دیا ہے جس کی وجہ سے ہم بھی اور آپ بھی اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں لہذا خدا کے لئے غیر ذمہ داری کا ثبوت نہ دیا جائے۔ اداروں کو مذاق ہم خود بنا رہے ہیں اور اداروں کی عزت ہمارے ہاتھوں میں ہے اس لئے میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آئیں اور اپنی اس مشترکہ ذمہ داری سے مشترکہ طور پر عہدہ برآ ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! Point of Personal Explanation

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر! پہلی وضاحت تو یہ ہے کہ عظمیٰ زاہد بخاری نے کل کے issue پر آج بات کی ہے کل نہیں کی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے آج حکومت کی اڑھائی سالہ کارکردگی پر بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں کیونکہ میں نے آپ کو فلور نہیں دیا۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں دو حوالوں سے یہاں پر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! ایک منٹ ٹھہریں اور میری بات سنیں۔ نہایت ہی قابل افسوس بات ہے آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ جتنا اپوزیشن کو میں نے accommodate کیا ہے شاید ہی کسی نے کیا ہو۔ رانا اقبال صاحب اس بات کو نہ شروع کریں کہ ان کے وقت میں یہ ہوتا تھا اور وہ ہوتا تھا تو ہمیں پتا ہے کہ کیا کیا ہوتا تھا اور کس کو نہیں پتا کہ کیا کیا ہوتا تھا۔ چھوڑیں اس بات کو کیونکہ میں تو اس حق میں ہوں کہ ہر ایک کا پردہ ہی رکھا جائے تو بہتر ہے اور پردہ رکھنا اچھا ہی ہوتا ہے جو کہ سپیکر کے لئے ضروری بھی ہوتا ہے اس لئے اس بات میں زیادہ نہ پڑیں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر! وقت کا مجھے احساس ہے اور کوشش کروں گا کہ بڑی مختصر بات کروں کیونکہ راجہ صاحب نے تو بڑی لمبی چوڑی بات کی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ کل

بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ آپ کی سربراہی میں ہوئی۔ راجہ صاحب غلط کہہ سکتے ہیں اور میں غلط کہہ سکتا ہوں لیکن آپ کی سربراہی میں جو باتیں میں نے کیں، اب راجہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ پردہ رہنے دیں تو میرا خیال ہے کہ کل کی میٹنگ کی کسی بھی بات کا آج پردہ نہیں رہنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے مخاطب ہو کر کل ایڈوائزری کمیٹی میں کہا کہ legislation ایک بڑا اہم کام ہے اور میں پھر دہرا رہا ہوں کہ آپ کو مخاطب کر کے کہا کہ پونے تین سالوں میں اگر ہمارا ہاؤس مکمل نہیں ہے تو یہ بات آپ پر اور آپ کی شخصیت پر آتی ہے۔ یہ ٹھوس حقیقت ہے اور ہماری اسمبلی سیکرٹریٹ کے کاغذ بول رہے ہیں کہ یہاں پر پونے تین سالوں میں کمیٹی سسٹم جو کہ اس جمہوریت کا اور اس ہاؤس کا ایک pillar ہے تو وہ کمیٹی سسٹم نامکمل ہے۔ یہاں پر "نیب زدہ" دو لوگ علیم خان اور سبطین خان اگر وزیر ہو سکتے ہیں یعنی نیب زدہ دو وزیر ہو سکتے ہیں تو پھر حمزہ شہباز شریف اپوزیشن لیڈر چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کیوں نہیں ہو سکتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس issue پر deadlock ہوا آپ کے علم میں ہے اور پھر آدھی کمیٹیاں آج تک نامکمل ہیں۔ اس اسلامی جمہوریہ پاکستان میں پانچ ہاؤس ہیں جن میں قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیاں ہیں تو یہ اعزاز صرف پنجاب اسمبلی کو، بہت ساری اچھی چیزیں بھی آپ کی سربراہی میں ہوئی ہیں، تسلیم ہے لیکن یہ رہے گا، یہ رہے گا کہ پانچ اسمبلیوں میں اگر سٹینڈنگ کمیٹیاں نامکمل ہیں تو وہ شرف بھی پنجاب اسمبلی کو حاصل ہے۔ آپ نے اس کے لئے کوششیں کی ہیں جو کہ میرے علم میں ہیں لیکن حکومت کی کوشش کے باوجود نیب زدہ لوگ وزیر بننے کا حلف تو اٹھاتے ہیں یعنی دو لوگ نیب زدہ ہونے کے باوجود وزراء کا حلف اٹھاتے ہیں لیکن اپوزیشن لیڈر کو چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نہیں بناتے جس کی وجہ سے ایک deadlock پیدا ہوا۔ ہماری legislation جو ہے اس کے متعلق یہاں تجربہ کار پارلیمنٹیرین کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ legislation کا بنیادی رُوٹ سٹینڈنگ کمیٹیاں ہوتی ہیں جو کہ نامکمل ہیں- COVID کی وجہ سے، یہ درست ہے اور مجھے کوئی عار نہیں ہے کہ ہم کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کرتے اور آپ نے جو SOPs جاری کئے ہیں ان کا احترام کرتے ہیں۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ جب سٹینڈنگ کمیٹیوں کا رُوٹ اختیار نہ کیا جائے، اپوزیشن کو یہاں ہاؤس کے اندر legislation کے اوپر بحث کا موقع نہ دیا

جائے اور ہم کورم پوائنٹ آؤٹ نہ کر سکیں تو یہاں پر بیٹھے میرے سینئر دوست نے بڑا خوب صورت کہا ہے کہ " قانون کو اگر قانون کے مطابق پاس نہ کیا تو وہ bad legislation ہوتی ہے" تو کل یہاں پر "گند مارا" گیا ہے اور legislation نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! بات یہ ہے کہ کل بھی کمیٹیوں کے اوپر راجہ صاحب نے بھی کہا اور میں نے بھی کہا کہ آپ ایک کمیٹی کو چھوڑ کر باقی کمیٹیاں لے لیں جو کہ آپ کا حق ہے تو آپ وہ کیوں نہیں لیتے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جب تک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چیئرمین میاں حمزہ شہباز شریف کو نہیں بنایا جاتا تو۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کل یہی بات ہوئی ہے ناں۔ میں آپ کو اڑھائی سالوں سے کہہ رہا ہوں کہ یہ ضد چھوڑیں اور آپ مہربانی کر کے ایک کمیٹی کو pending کر دیں باقی کمیٹیاں آپ کے پاس ہیں اور وہ کمیٹیاں لے لیں۔ آپ کہتے ہیں ناں، سٹینڈنگ کمیٹی کے بغیر legislation میں حصہ نہیں لے سکتے تو جب آپ ان کمیٹیوں کے ممبر ہی نہیں بنتے تو پھر legislation کے لئے جب بل کمیٹی کو refer ہو گا تو آپ تو پھر وہاں ہیں ہی نہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست کہا ہے میں یہی گزارش کر رہا تھا کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) ایک سیاسی جماعت ہے اور یہاں پر ہمارے 160 کے قریب ممبران ہیں۔ ہم نے اپنے دور میں میاں محمود الرشید صاحب اپوزیشن لیڈر کو چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی بنایا تھا۔ اس دور میں جب سے یہ گورنمنٹ آئی ہے اس وقت سے لے کر آج تک ہمارا یہی فیصلہ ہے کہ اگر حمزہ شہباز شریف کو چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نہیں بنایا جائے گا تو ہم کسی بھی کمیٹیوں کا حصہ نہیں بنیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جمہوری راویت ہم نے قائم کی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ کل دس نئے Bills لے کر آئے تھے۔ میں نے کل کہا کہ اس کی کاپی صرف مجھ اکیلے کو نہیں چاہئے بلکہ اس کی کاپی ہر ممبر کو دی جائے کیونکہ باہر باتیں ہوتی ہیں کہ یہاں legislation ہوتی ہے اور کسی ممبر

کو پتا نہیں ہوتا۔ ان Bills پر بحث تو بڑی دور کی بات ہے یہاں ایک پیپر بھی نہیں تھا۔ جو انہوں نے نئی legislation کی ہے مجھے صرف ایک منٹ دیں میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو پیپر تو دے دیئے تھے۔ بنیادی چیز یہ ہے کہ اس میں آپ شامل نہیں ہو رہے ہیں اور کمیٹیوں کو refer کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ جب آپ اس میں شامل ہی نہیں ہوں گے تو وہ بزنس کس کو refer ہو گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جہاں تک کمیٹیوں کا تعلق ہے تو اس وقت کمیٹیوں کی صورتحال یہ ہے کہ ہم نے روایتی طور پر یہ کوئی قانونی طور پر نہیں ہے، ہم نے اور اپوزیشن نے روایتی طور پر مل کر طے کیا تھا کہ اتنی کمیٹیوں کے چیئرمین اپوزیشن کے ہوں گے اور باقی گورنمنٹ کے ہوں گے۔ اس کے علاوہ ہم نے یہ بھی طے کیا تھا کہ جو کمیٹیاں ان کو دی جائیں گی ان کے چیئرمین بھی ان کے ہی ہوں گے۔ یہ قانونی طور پر نہیں تھا ۔ اگر یہ بہت زیادہ insist کرتے ہیں اور یہ کسی کمیٹی میں شامل نہیں ہونا چاہتے تو ہم گورنمنٹ سائیڈ سے ان کمیٹیوں کو complete کر دیتے ہیں ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ ایک چیز میں عرض کر دوں کہ بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ ہم کمیٹیوں کا حصہ نہیں بنیں گے جبکہ یہ 95 فیصد حصہ ہیں۔ یہ تمام کمیٹیوں میں آتے ہیں اور تمام میں حاضریاں لگتی ہیں انہوں نے کون سی کمیٹی کا بائیکاٹ کیا ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جھوٹ کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): میں اسمبلی کے ریکارڈ کی بات کرتا ہوں جناب سمیع اللہ نے میرے ساتھ کئی کمیٹیاں attend کی ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کمیٹیاں بنی ہی نہیں ہیں، سیکرٹریٹ سے پوچھ لیں کمیٹیاں تو بنی ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! کمیٹیاں بنی تو ہوئی ہیں۔ ہم تو کہہ رہے ہیں کہ آپ کمیٹیاں لے لیں اور چیئرمین بھی اپنے بنالیں۔

جناب سمیع اللہ خان: اگر انہوں نے اپوزیشن لیڈر کو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چیئرمین نہیں بنانا تو اس نالائق اعظم کو بھی step down کریں۔

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ اب Question Hour شروع ہوتا ہے۔ پہلا سوال محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سوال نمبر 5454 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی آف ساہیوال کے سنڈیکیٹ کے ممبران کی تعداد اور اختیارات سے متعلقہ تفصیلات

*5454: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یونیورسٹی آف ساہیوال کے سنڈیکیٹ کے ممبران کی تعداد مع نام، پتہ جات اور سرکاری عہدہ بتائیں؟

(ب) اس یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کے ممبران کو کون کون نامزد کرتا ہے یا ان کا چناؤ کس طریق کار کے تحت کون کرتا ہے یہ آخری مرتبہ کب کتنے عرصہ کے لئے بنایا گیا تھا ان کی اہلیت کیا ہے؟

(ج) موجودہ سنڈیکیٹ کی کتنی میٹنگ ہوئی ہیں کس کس تاریخ کو ہوئی ہیں ان میں کتنے ممبران نے علیٰحدہ علیٰحدہ شمولیت کی تھی؟

(د) سنڈیکیٹ کے پاس کیا کیا اختیارات ہیں اورانہوں نے یونیورسٹی آف ساہیوال میں طلباء و طالبات کے وسیع تر مفاد میں کیا کیااہم فیصلے کئے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیرہائرایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف ساہیوال کے سینڈیکیٹ میں ممبران کی کل تعداد20ہے۔وزیر برائے اعلیٰ تعلیم سنڈیکیٹ کے چیئرپرسن، سیکرٹری محکمہ اعلیٰ تعلیم، محکمہ خزانہ، محکمہ قانون اور پارلیمانی معاملات، چیئرمین ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد اور پنجاب ہائرایجوکیشن کمیشن کے چیئرمین، صوبائی اسمبلی کے دو ممبرز،وائس چانسلر اور رجسٹرار Ex-Officio ممبر ہوتے ہیں۔یونیورسٹی آف ساہیوال کے سنڈیکیٹ میں فی الحال پروائس چانسلر،پانچ ممتاز شخصیات، دوڈین اور ایک الحاق شدہ کالج کے پرنسپل کی نشست خالی ہے۔ان ممبران کا تقرر تین سال کے لئے کیا جاتا ہے۔ ممتاز شخصیات اورڈین گورنر/چانسلر جبکہ کالج پرنسپل کو حکومت پنجاب نے نامزد کرنا ہوتا ہے۔سنڈیکیٹ کے ممبران سے متعلقہ تفصیلات ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونیورسٹی سنڈیکیٹ کے ممبران کی نامزدگی یونیورسٹی آف ساہیوال ایکٹ2015کی شق نمبر(a)(1)21کے تحت کی جاتی ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔یونیورسٹی کا سنڈیکیٹ ابھی بھی فعال ہے آخری مرتبہ تین برس کے لئے پانچ ممتاز شخصیات کی نامزدگی گورنر/چانسلر نے 6ستمبر2017کو کی تھی جس کا نوٹیفکیشن ضمیمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم ،پنجاب یونیورسٹی آف ساہیوال کو ہدایت کرچکا ہے کہ اگلے تین برسوں کی نامزدگی کے لئے پینل جمع کروادیا جائے۔تفصیل ضمیمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی آف ساہیوال کے سنڈیکیٹ کی اب تک 8میٹنگز مندرجہ ذیل تاریخوں کو منعقد ہوئی ہیں۔

1. 15.2.2018
2. 13.4.2018

.3 08.1.2019

.4 12.7.2019

.5 29.11.2019

.6 27.12.2019

.7 02.3.2019

.8 17.6.2020

متذکرہ بالا میٹنگز میں جن ممبران نے شرکت کی تھی ان کی تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سنڈیکیٹ کے اختیارات یونیورسٹی آف ساہیوال ایکٹ 2015 کی شق نمبر 22 میں تفصیل سے درج ہیں جو ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یونیورسٹی کے قیام سے لے کر تاحال سنڈیکیٹ میں مختلف انتظامی کمیٹی اور انتظامی دفاتر کی سفارشات پر یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہوئے بجٹ 20-2019 اور 21-2020 کی منظوری دی یونیورسٹی کی ترقی اور طلباء کے وسیع تر مفادات کے لئے گورنمنٹ سے بجٹ خسارہ کی سفارشات کی۔ اس کے علاوہ سنڈیکیٹ نے طالب علموں کے اعلیٰ تعلیم یافتہ پی ایچ ڈی سند یافتہ اساتذہ کرام کی بھرتی کر کے ساہیوال جیسے شہر میں دنیا بھر کی مختلف یونیورسٹیز سے تجربہ کار ریسرچرز کی خدمات حاصل کیں۔ ساہیوال اور گردونواح کے طالب علموں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے یونیورسٹی آف ساہیوال ایک مشہور پبلک سیکٹر یونیورسٹی کے طور پر اپنا کردار ادا کر رہی ہے جس سے علاقہ میں والدین اور علاقہ مکینوں کے بچوں کو دور دراز جا کر تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ یونیورسٹی آف ساہیوال کے سنڈیکیٹ ممبران کی تعداد کتنی ہے؟ انہوں نے اس میں 20 تعداد بتائی ہے۔ جو اس وقت

ممبران ہیں ان سے کورم پورا نہیں ہوتا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سنڈیکیٹ کیسے available چل رہا ہے نیز یہ بھی بتایا جائے کہ یہ کب سے اس طرح ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے مجھے بھی point out کیا تھا کیونکہ پرائیویٹ ممبرز کی recommendation یونیورسٹی دیتی ہے۔ یونیورسٹی نے کچھ لوگوں کو تجویز کیا جس پر honorable member میرے پاس تشریف لائے اور کہا کہ جو لوگ تجویز کئے گئے ہیں وہ eminent نہیں ہیں۔ جب میں نے وہ لسٹ پڑھی تو مجھے بھی لگا کہ اس میں تبدیلی ہونی چاہئے۔ اس وجہ سے یہ ابھی تک complete نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جو ایم پی ایز ہوتے ہیں۔۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! پرائیویٹ ممبرز ہی permanent members ہوتے ہیں اور معزز ممبر کو اسی پر اعتراض تھا۔ میں نے ان کے کہنے پر اس لسٹ کو بڑا غور سے دیکھا اور اس کو وائس چانسلر کو بھیجا کہ اس کو review کر کے بھیجیں۔ انہوں نے پندرہ لوگوں کی لسٹ بھیج دی ہے اور ہم نے اس کو آگے forward کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ سنڈیکیٹ میں ایک اپوزیشن کا بھی نمائندہ ہوتا لیکن آپ پرائیویٹ ممبرز کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! وہ تو پورے ہیں لیکن پرائیویٹ ممبرز پورے نہیں ہیں۔ جو معزز ممبر کہہ رہے ہیں وہ بالکل درست ہے کہ ہمیں سنڈیکیٹ کی ایک میٹنگ اس وجہ سے کینسل کرنا پڑی کیونکہ کورم پورا نہیں تھا اور کورم اس لئے پورا نہیں ہوا کہ ایک ممبر جو اپوزیشن پارٹی کے تھے وہ تشریف نہیں لائے۔ جب یہ پرائیویٹ ممبرز وہاں لگ جائیں گے تو اس کے بعد میٹنگ ہو گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! سنڈیکیٹ کے جو پرائیویٹ ممبرز ہیں اللہ معافی دے ساری جگہ پر اسی طرح کا حال ہے۔ ان پرائیویٹ ممبرز کا اتنا برا حال ہے اور ہر وائس چانسلر اپنی مرضی سے پرائیویٹ ممبر لگا لیتا ہے۔ پتا نہیں یہ اوپر سے کیسے ہو جاتا ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ ہوتا اس طرح سے ہے کہ وائس چانسلر محکمے کو بھیجتا ہے، محکمہ اعتراض کر سکتا ہے جو کہ کرنا چاہئے اور ہم اعتراض کرتے بھی ہیں ---

جناب سپیکر: کوئی اعتراض نہیں کرتا۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ eventually گورنر تک جاتا ہے اور سی ایم آفس بھی اس کو scrutinize کرتا ہے۔

جناب سپیکر: یونیورسٹیوں میں جو VCs کر دیتے ہیں اسی طرح ہو جاتا ہے، میں نے خود دیکھا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جو آپ فرما رہے ہیں وہ درست ہے۔ سنڈیکیٹ جس طرح سے constitute ہوتی ہے اور جو پرائیویٹ ممبرز ہوتے ہیں، آپ کی مہربانی سے میں بھی سرگودھا یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ کا ممبر ہوں۔ سنڈیکیٹ کا اور ممبران کا اتنا بُرا حال ہے کہ بتایا نہیں جا سکتا۔ جو ممبران سب سے زیادہ VC کی خوشامد کرنے والے ہوتے ہیں اور کمزور ہوتے ہیں ان کو گورنر سے سنڈیکیٹ کا ممبر بنوا دیا جاتا ہے۔ سنڈکیٹ کی کوئی کارکردگی نہیں ہے۔ آپ نے بڑی کمال مہربانی فرمائی اور جو نشاندہی کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ تو ہر بات کے ایسے ماہر ہیں کہ آپ کو ہر چیز کا پتا ہوتا ہے۔ یقین کریں کہ سنڈیکیٹ ایک فراڈ ہے اور یہ وائس چانسلر کی اپنی ذاتی کمیٹی ہے۔ اس کا جو دل کرتا ہے وہ کراتا ہے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ آپ نے مجھے وہاں nominate کروایا ہے اور میں دو اڑھائی سال سے وہاں ہوں۔ میں وہاں لڑ لڑ کر تنگ آگیا ہوں کیونکہ وہاں division ہوتی ہے اور تمام ممبرز وائس چانسلر کے ہی ہوتے ہیں۔ تمام یونیورسٹیوں کا یہی حال ہے۔ میں گورنمنٹ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ سنڈیکیٹ کمیٹی بنانے کا جو طریقہ ہے اس کو تبدیل کیا جائے۔ وائس چانسلر ہی انکوائری کراتا ہے، وہی انکوائری آفیسر nominate کرتا ہے اور وہی اس کا decision کرتا ہے۔ اس کے ماتحت جتنا عملہ ہے وہ اس کا غلام ہے۔ مجھے پتا ہے کہ انہوں نے دو تین بندوں کو کس طرح سے نکالا ہے۔ ان کے بارے میں کہا گیا کہ یہ تین دن غیر حاضر رہے۔ انہیں کہا گیا تھا کہ یہ اس کرسی پر بیٹھیں لیکن یہ وہاں نہیں بیٹھے کسی دوسری کرسی پر بیٹھے تھے اس وجہ سے ان کو dismiss کروا دیا۔ یونیورسٹیوں میں بہت ظلم ہے اور ان کا سسٹم

بہت بے لگام ہے۔ میں نے زندگی میں پہلی دفعہ دیکھا ہے کہ یونیورسٹیوں میں وائس چانسلر کی حکومت کتنی بے لگام ہوتی ہے۔ جیسے ہم king کا سنتے تھے کہ king کی جو مرضی ہوتی ہے وہی ہوتا ہے اسی طرح وائس چانسلر ہر یونیورسٹی کا king ہوتا ہے اور جو اس کا دل چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کو اسے بڑا seriously لینا پڑے گا۔ آپ ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔ seriously اس لئے لینا پڑے گا کہ کم از کم تین یونیورسٹیز کا تو مجھے خود پتا ہے۔ وہ ایسی hurdles ہیں کہ آپ کوئی صحیح جائز بات اور کوئی جائز کام کرا سکتے ہیں اور نہ ہی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ وہاں پر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو رہا، نہ یونیورسٹی کی credibility میں، نہ یونیورسٹی کے کوئی standard میں، اس کا زیرو فائدہ ہے۔ آپ کو اس سارے نظام میں تھوڑی تبدیلی لانا پڑے گی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو عرض کروں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! اگر syndicate اس طرح چلنی ہے تو اس کو ختم ہی کر دیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! اس میں جو elected لوگ ہیں ان کی نمائندگی ہونی چاہئے کیوں نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! وہ ایم پی ایز جو ساتھ ہیں ان کو پتا ہے کہ وہاں سارا ہاؤس ہی وائس چانسلر نے اپنے بندوں کا بنایا ہوا ہے۔ وہ وہاں سے نام لکھتا ہے اور یہاں سے ان ناموں کا notification کرا کے لے جاتا ہے۔

جناب سپیکر: ساہیوال کا جو یہ ابھی بتا رہے ہیں یہ حال ویسے ساری جگہ پر جاری ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! فیصل آباد کی دونوں یونیورسٹیوں میں بھی برا حال ہے۔۔۔۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ تو آپ نے اپنی یونیورسٹی کے بارے میں بتایا ہے۔ میں On the floor of the House آپ کو بتانا چاہتا ہوں، میں منسٹر صاحب کا ذاتی طور پر مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے personal hearing دی، انہوں نے بڑا اچھا مجھے ٹائم دیا۔ ہوا ایسے

نہیں ہے جیسے منسٹر صاحب نے بتایا ہے بلکہ ہوا اس کے adverse ہے۔ میں نے کوئی اپنا وہاں نام نہیں دیا میں نے کہا تھا کہ member of eminence کا مطلب ممتاز شخصیات ہوتا ہے تو وہ لے لیں۔ راجہ صاحب نے ایک دفعہ سمری واپس کی اور اس سسٹم کی ستم ظریفی دیکھیں کہ اس ریاست مدینہ میں وہی سمری دوبارہ بدقسمتی ساہیوال یونیورسٹی کی ایک اور ہے کہ یہاں کا جو وائس چانسلر ہے وہ اوکاڑہ یونیورسٹی کا وائس چانسلر ہے اسے ساہیوال یونیورسٹی کا look after charge دیا گیا ہے۔ وہ ہماری قسمت کا فیصلہ کر رہا ہے اس میں ہارے ہوئے لوگ ہیں جو پولیٹیکل چیئرمین نہیں ہو سکے وہ members of eminence میں ڈالے جا رہے ہیں۔ ان کو کوئی بندہ پرنسپل نہیں ملا، گورنمنٹ کالج کے 17 گریڈ کی ایک لیکچرار کو ڈال دیا گیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے چھ اسسٹنٹ پروفیسرز کو ڈال دیا گیا ہے۔ ان کو member of eminence ساہیوال سے کوئی ملا نہیں؟ یہ میری جدوجہد کوئی میرے اپنے نام کے لئے نہیں ہے، یہ VC جس کو look after charge دیا گیا تھا، آپ آج لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ کا ریکارڈ منگوا لیں کہ وہاں سے direction ہو چکی ہے کہ یہ بدترین VC ہے۔ اس نے وہاں پر کوئی انتظامی معاملات میں داخل اندازی کی تو ہائی کورٹ نے اس کے سارے آرڈر کو set-aside کیا ہے اور وہ syndicate بنا رہا ہے۔ Syndicate بھی وہ ہے جو پولیٹیکل اور ہارے لوگوں پر مشتمل ہے اور لاہور کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ میری humble suggestion ہے کہ میرے سوال کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ منسٹر صاحب! آپ وہاں نیا وائس چانسلر نہیں لگا رہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں سب جواب دے دوں گا۔ پہلی جو چیز سمجھنا ضروری ہے اور آپ نے بالکل ٹھیک identify کی کہ وائس چانسلر کچھ یونیورسٹیز میں بادشاہ بنے ہوئے ہیں، وہ کسی کی نہ سنتے ہیں اور وہاں پر ہر طرح کی problems ہیں تو اس میں کوئی شک نہیں۔ اس میں issue یہ ہے کہ تین مختلف قسم کی legislations میں یونیورسٹیز کو divide کر سکتے ہیں۔ ایک وہ جو انگریز دور میں تھی اور پھر ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں بنیں۔ اس کے بعد سیکنڈ فیز وہ تھا جو آپ کے دور میں یونیورسٹیز بنیں اور ان کی legislation کا

سٹائل تھوڑا different تھا اور پھر آخری وہ ہیں جو گزشتہ مسلم لیگ (ن) کے دور میں شروع ہوئیں اور ابھی تک جاری ہیں ان کے چارٹر میں تھوڑا فرق ہے۔ ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ جو آخری والی ہیں اس میں منسٹر syndicate کا ہیڈ ہوتا ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں جو کوئی میٹنگ attend کرتا ہوں، اگر کوئی اسمبلی کا بزنس آجائے تو اس میں جب عام طور پر منسٹر جاتا ہے تو پھر سرکاری محکمے کے سینئر زافسران بھی آجاتے ہیں تو اس میں ہم کوشش کرتے ہیں کہ کوئی غلط کام نہ ہونے دیا جائے اور میں بڑے یقین سے آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ بالکل نہیں ہوتا اور آپ چیک بھی کر سکتے ہیں۔ جن یونیورسٹیز کا آپ ذکر کر رہے ہیں یہ وہ ہیں جو سیکنڈ یا first فیز کی ہیں ان کے وائس چانسلر واقعی بہت زیادہ بااختیار ہیں۔ جب ان کے اختیار کو چھیڑنے کے لئے کوئی legislations کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو لوگ سڑکوں پر آجاتے ہیں اور اس کو politicize کر دیتے ہیں کسی بھی دور میں، ان کے دور میں ہو تو ظاہر ہے کہ اپوزیشن ہم ہوتے ہیں تو ہم ساتھ کھڑے ہو جائیں گے اور ہمارے دور میں ہو گی تو یہ ساتھ کھڑے ہو جائیں گے۔ اگر آپ یہ direction دیں اور یہ ایوان مل کر فیصلہ کرے تو ہمیں ایسی legislation کرنی ہے تو اس میں پھر اپوزیشن بھی فیصلہ کرے کہ انہوں نے سڑک پر نہیں آنا تو اس کو change کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بات تو صرف اتنی ہو رہی ہے کہ آپ کئی یونیورسٹیز میں وائس چانسلر کیوں نہیں لگا رہے؟ آپ وائس چانسلرز لگائیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں اس بات کا جواب دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: انہیں problem یہ ہے کہ جو اوکاڑہ یونیورسٹی کا وائس چانسلر جس کے پاس ساہیوال یونیورسٹی میں کا look after charge ہے وہ خراب کر رہا ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں، عرض یہ ہے کہ ہم تقریباً 17 وائس چانسلر already appoint کر چکے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جہاں تک آپ کے خود جانے کا سوال ہے تو دیکھیں پبلک سیکٹر میں گورنمنٹ کی کتنی یونیورسٹیز ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ابھی اس وقت کوئی یونیورسٹی نہیں ہے۔ صرف ساہیوال یونیورسٹی کا جو وائس چانسلر ہے وہ استعفیٰ دے کر چلا گیا ہے کیونکہ COVID میں Canada گئے تھے اور ان کی فیملی نے ان کو واپس نہیں آنے دیا تو انہوں نے resign کر دیا ہے جس کی وجہ سے یہ position vacant ہوگئی ہے اور یہ پوسٹ next week میں advertisement میں جانی والی ہے۔ ہم نے فیصلہ یہ کیا تھا کہ کسی اور یونیورسٹی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کسی اور یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو دیکھ لیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ جو اوکاڑہ یونیورسٹی کے VC ہیں جن کو ہم نے چارج دیا تھا جس پر وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے خلاف charges ہیں تو ہم اس وائس چانسلر کو change کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ میرا سوال pending فرما دیں۔ یہ لاہور سے کوئی اپنی مرضی اور ذمہ داری سے VC لے آئیں۔۔۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! معزز ممبر کم از کم اس کا جواب تو سن لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! ایک اور چیز ہے۔ آپ بات سنیں، یہ تو آپ کے محکمے کا کام ہے۔ اب یہ ایسے بیٹھے رہیں گے کہ جب اشتہار دیں گے، وہ کہیں گے کہ اچھا جی اشتہار ہو گیا ہے تو آپ کے پاس اس دوران اختیار نہیں ہے کہ آپ کسی کو temporary وائس چانسلر لگا دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! temporary VC بھی انہی کو لگایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو اوکاڑہ یونیورسٹی کا ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اس طرح ہے کہ چانسلر صاحب نے فیصلہ یہ کیا تھا کہ جب آپ نے یونیورسٹی کوئی نیا VC لگانا ہے تو already جو selected VC ہیں جو کسی معیار پر کسی یونیورسٹی میں لگے ہیں تو ان میں سے تین نام بھیجے جائیں تو اس میں سے پھر ایک کی selection چانسلر آفس کرتا ہے۔ اب ساہیوال یونیورسٹی کے جو قریب ترین تین VC تھے تو ہم نے ایڈیشنل چارج کے لئے ان تین کے نام recommend کر کے بھیجے ہیں۔ اس

میں سے انہوں نے اوکاڑہ یونیورسٹی کے VC کو select کیا۔ اگر کوئی observation ہے تو ٹھیک ہے۔ ہمیں تو اس سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! اب تو انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ تبدیل کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، جب مسئلہ حل ہو گیا تو اب آگے بھی چلیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس VC کو چارج دیا گیا ہے جو look after پر آیا ہے جس نے نگرانی کرنی تھی جو اوکاڑہ یونیورسٹی کو دیکھ رہا ہے وہ ساہیوال یونیورسٹی کا نگران ہے وہ آج پوری syndicate لگا رہا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: Syndicate بعد میں بنتا ہے پہلے وائس چانسلر کا مسئلہ تو حل ہو جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اصل میں problem یہ ہے اور آپ mind نہ کیجئے گا کہ The Minister is very competent and brilliant ان کا fault نہیں ہے جو ہمارے پنجاب کا چانسلر ہے جو کہ میرے خیال میں گورنر صاحب ہیں [*****************]

جناب سپیکر: نہیں، آپ اس بات کو چھوڑیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بات ہی یہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: خلیل طاہر سندھو! نہیں، اس طرح اچھا نہیں لگتا۔ گورنر صاحب کے بارے میں ویسے بھی آپ نہیں کہہ سکتے۔ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جس طرح سارے ساہیوال یونیورسٹی اور پنجاب دے VCs دے حوالے نال گل ہوئی اے۔ میرا ڈویژن وی فیصل آباد اے تے اسانوں دو یونیورسٹیاں ایگریکلچر یونیورسٹی اور جی سی یونیورسٹی لگدیاں نیں۔ پچھے اوتھے کوئی کلاس فور دیاں بھرتیاں ہویاں نیں۔ اگر اُناں دا ریکارڈ وزیر صاحب خود منگوا کے ویکھ لین۔ ماسوائے فیصل آباد، اوہ یونیورسٹیاں ساڈیاں وی نیں۔ میرے چنیوٹ وچ وی جی سی یونیورسٹی دا کیمپس اے۔ میرے حلقے دے لوگ اس یونیورسٹی وچ work charge اور daily wages تے کام کر دے سَن۔ اُناں نُوں فارغ کر کے، sir فیصل آباد دے جیڑھے لوگ نیں، syndicate وچ ساڈے ممبر نیں۔ میں چیئر نوں عرض کر رہیا ہاں کہ اگر اُوہ یونیورسٹی دے spelling دس دیون تے میں من لواں گا۔ اُنہاں اپنے کلاس فور دے بندے رکھوا کے میرے حلقے، میرے ضلع دے لوگاں نوں بے روزگار کر دتا اے۔ سمجھ توں باہر اے جدوں وی کسے جگہ بھرتی ہوندی اے، اسیں وی شہری ہاں، ساڈے وی rights نیں، سانوں ووٹ دین والیاں نوں وی نوکری چاہیدی اے، ڈویلپمنٹ چاہیدی اے، منسٹر صاحب اُنہاں یونیورسٹیاں دا ریکارڈ منگوا کے دیکھ لیون کہ میرے حلقے دے لوگاں نو کڈیا گیا اے، اُنہاں دی جگہ تے نویں بھرتی کر دتی گئی اے کیوں؟ اگر ایس قسم دے کم VC اور syndicate کر رہی اے تے اُہندے تے ایکشن نیں ہونا چاہیدا؟ حکومت وقت جیہڑی اے اُسدے لئی تے سارے بچیاں دی طرح نیں، حکومت ماں ہندی اے، اے پہلی ماں ویکھی اے جیہڑی اک پُتر دے منہ وچوں روٹی کھوہ کے دُوجے دے منہ وچ پائی جاندی اے، ونڈ کے دے دیو سانوں تھوڑی دے دیو سوکھی دے دیو، باسی دے دیو، سانوں وی دیو ساڈے کولوں تُسیں نوکریاں وی کھوئی جاندے اُو، پھر جگا وی لیندے جے، جزیہ وی لیندے جے، ٹیکس وی لیندے جے بے شرمی تے ہٹ دھرمی دی حد ہندی اے۔ میں توقع کرنا کہ وزیر صاحب میری ایس گزارش تے inquiry کرن گے اور ہاؤس وچ report دین گے شکریہ۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اگر سید حسن مرتضیٰ exactly بتادیں کیونکہ ایگری کلچر یونیورسٹی محکمہ زراعت کے under ہے اگر کوئی معاملہ particular Higher Education Department سے متعلق ہے تو مجھے بتادیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب گھٹ لبھدے نیں میں انہاں کول بندا وی بھیج دیاں گا جس نے پنج سال اُوتھے نوکری کیتی اے۔ اور انہاں بھرتیاں توں دو مہینے پہلے اُس نوں نوکری توں کڈ کے نئی بھرتیاں کر لیاں نیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ یہ معاملہ written میں میرے پاس بھجوادیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ منسٹر صاحب کے پاس اس شخص کو بھیج دیں۔ اب یہ سوال ختم ہو گیا ہے اگلا سوال نمبر 5818 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5821 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5894 جناب بلال اکبر خان کا ہے۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6042 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6100 بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے جی، جناب محمد طاہر پرویز اپنا سوال نمبر بول دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4531 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی فیصل آباد ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*4531: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد اور گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی فیصل آباد کو سال 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا فنڈ ملا ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ب) کیا ان یونیورسٹی کی بلڈنگ ان سالوں کے دوران تعمیر ہوئی ہے تو ان کی تفصیل دی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان یونیورسٹیز کی بلڈنگ کی تعمیر پر خرچ کردہ رقم کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) GCUF کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مالی سال 18-2017, 19-2018 اور 20-2019 میں ملنے والے ترقیاتی فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ترقیاتی فنڈز	ترقیاتی غیر فنڈز	کوسٹ سنٹر	مالی سال
Nill	13.505	FQ4004	2017-18
Nill	45.364	FQ4004	2018-19
Nill	35.328	FQ4004	2019-20

GCUF کو ملنے والی غیر ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

GCWU کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے مالی سال 18-2017, 19-2018 اور 20-2019 میں ملنے والے ترقیاتی فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ترقیاتی فنڈز	غیر ترقیاتی فنڈز	کوسٹ سنٹر	مالی سال
Nill	158.078	LQ4790	2017-18
Nill	194.820	LQ4790	2018-19
Nill	173.094	LQ4790	2019-20

GCWU کو ملنے والے غیر ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کی مالی سال 18-2017 اور 19-2018 میں ترقیاتی کاموں اور ترقیاتی فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹیوں کے تمام فنڈز کا باقاعدگی سے آڈٹ کیا جاتا ہے جو کہ حکومت کے متعلقہ محکمہ کے متعین کردہ آڈٹ افسران کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان دونوں یونیورسٹیوں کے فنڈز کا آڈٹ برائے مالی سال 2017-18 اور 2018-19 ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا ان یونیورسٹیز کی بلڈنگ ان سالوں کے دوران تعمیر ہوئی ہے تو ان کی تفصیل دی جائے۔ تو اس کی تفصیل میں جو مجھے annexure دیئے گئے ہیں اُس میں کچھ سکیمیں، کچھ blocks---

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! اس کی تفصیل ساتھ نہیں لگی ہوئی؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! تفصیل ساتھ لگی ہوئی ہے اُسی کا ذکر کرنا چاہ رہا ہوں کہ کچھ blocks کا کام ابھی تک جاری ہے۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ یہ کام کب سے جاری ہے اور کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! یہ کام کون سے blocks کا جاری ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ڈی ایس بلاک، فاطمہ بلاک اور آمنہ بلاک۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): **جناب سپیکر!** ان کا جو سوال ہے technically تو یہ fresh question بنتا ہے کیونکہ سوال میں انہوں نے یہ نہیں پوچھا کہ کام کب شروع ہوا اور کب ختم ہوا۔ VCs کو funding ہائر ایجوکیشن کمیشن کرتا ہے یہ فیڈرل محکمہ ہے۔ جو سکیمز پنجاب کی ہیں اُن کی detail تو میں ابھی ڈیپارٹمنٹ سے لے سکتا ہوں۔ اگر معزز ممبر fresh question پوچھ لیں جس میں exact پوچھ لیتے کہ یہ سکیم کب شروع ہوئی ہے اور کب ختم ہونی ہے تو ہم VC سے منگوا لیتے۔

جناب سپیکر: وزیر ہائر ایجوکیشن جناب یاسر ہمایوں! ہم اس سوال کو pending کر لیتے ہیں آپ اس کی detail پتہ کر کے اگلی دفعہ بتادیں۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا ہی ہے آپ سوال نمبر بول دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5526 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی (بوائز اور خواتین) فیصل آباد میں تعینات رجسٹرار سے متعلقہ تفصیلات

***5526: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی (بوائز) اور گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین فیصل آباد میں تعینات رجسٹرار کون کون سے افسران ہیں ان کے نام، تعلیم، تجربہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) ان ملازمین کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) ان کو مالی سال 20-2019 کے دوران کتنی رقم T.A/D.A کی مد میں ادا کی گئی؟

(د) ان کو کون کون سی ماڈل کی سرکاری گاڑیاں میسر ہیں ان گاڑیوں کے 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 کے اخراجات ڈیزل اور مرمت کے بتائیں؟

(ہ) کس کس ملازم کے خلاف کس کس بناء پر انکوائری چل رہی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد میں فی الوقت غلام غوث صاحب بطور رجسٹرار (ایڈیشنل چارج) کام کر رہے ہیں۔ ان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

تعلیم: ایم فل (تاریخ)

تجربہ: تقریباً 32 سال کا تدریسی و انتظامی

گریڈ: بی-پی-ایس 19

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد میں راحت افزا، ایسوسی ایٹ پروفیسر (BPS-19)، چیئرپرسن شعبہ انگریزی کو سنڈیکیٹ نے رجسٹرار کا ایڈیشنل چارج دیا ہے۔ ان کی تعلیم ایم۔اے انگریزی ہے جو تدریسی اور انتظامی امور کا وسیع تجربہ رکھتی ہے۔

(ب) **گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد:**

متعلقہ سٹیچوٹری باڈیز کی منظوری کے مطابق رجسٹرار صاحب درج ذیل سہولیات کے مستحق ہیں:

1۔ سرکاری گاڑی مع پٹرول (200 لیٹر تک ماہانہ)

2۔ موبائل فون (4،000 روپے ماہانہ)

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد:

1۔ فی مہینہ فیول الاؤنس 10000 روپے

2۔ فی مہینہ موبائل 5000 روپے

(ج) **گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد:**

رجسٹرار صاحب کو 20-2019 کے دوران مبلغ -/14،760 روپے (چودہ ہزار سات سو ساٹھ روپے) TA/DA کی مد میں دیئے گئے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد:

مبلغ -/112240 روپے

(د) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد میں قوانین کے مطابق رجسٹرار صاحب کو ایک وقت میں سرکاری طور پر ایک ہی گاڑی الاٹ ہوتی ہے اور ان کے زیر استعمال وہی ایک گاڑی رہتی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ 18-2017 میں ان کے زیر استعمال کلٹس ماڈل 2008 اور بعد ازاں کلٹس ماڈل 2018 رہی۔ جبکہ ستمبر 2018 میں انہیں سوزوکی سوئفٹ ماڈل 2018 الاٹ کر دی گئی۔ اس دوران کسی بھی گاڑی کی مرمت کی مد میں کوئی خرچہ نہیں ہوا، جبکہ تقریباً ہر 3،500 کلومیٹر کے بعد موبل آئل کی تبدیلی کی گئی، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال 18-2017 میں اخراجات: 8،000 روپے

مالی سال 19-2018 میں اخراجات: 8،000 روپے

مالی سال 2019-20 میں اخراجات: 8،000 روپے

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد:

رجسٹرار کے زیر استعمال کلٹس 2015 ماڈل رہی ہے جو صرف Pick & Drop کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ چونکہ رجسٹرار کے لئے الگ کوئی گاڑی مختص نہیں تھی اور اُنہیں جنرل ٹرانسپورٹ پُول سے ہی Pick & Drop کی سہولت دی گئی اس لئے مرمت یا پٹرول کا خرچہ الگ سے متعین نہیں ہو سکتا۔

(ہ) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد اور گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد میں جن ملازمین کے خلاف انکوائری چل رہی ہے ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے ایک گزارش آپ کی خدمت میں کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال پہلے بھی discuss on the floor of the House ہو چکا ہے اور چیئر کی طرف سے یہ direction جاری کی گئی تھی کہ یونیورسٹیز کے statutes کو بنایا جائے تاکہ وہاں پر جو رجسٹرار ہیں یا اسسٹنٹ پروفیسرز ہیں یا پروفیسرز ہیں اُن کو تعینات کیا جا سکے۔ پچھلے اجلاس میں بھی منسٹر صاحب نے یہاں ہاؤس میں یہ commit کیا تھا کہ اب جو ہماری next میٹنگ آئے گی، next اجلاس آئے گا میں یہ کام کروا کر ہاؤس کو بتاؤں گا لیکن آج تک میری معلومات کے مطابق وہ بات کسی صورت بھی پوری نہ ہوئی ہے۔ آج بھی پھر مجھے یہی سوال دہرانا پڑ رہا ہے کہ GC University for Women جس کے منسٹر موصوف syndicate کے چیئرمین بھی ہیں وہاں پر syndicate کے اندر ایک فیصلہ ہوتا ہے وہاں پر ایک رجسٹرار کو تعینات کیا جاتا ہے اور اس کی تعیناتی پھر روک دی جاتی ہے وہ اس لئے روک دی جاتی ہے کہ وہاں پر اپنے منظور نظر افراد کو چارج دیا جاتا ہے جو کہ اب تک وہاں پر وہ محترمہ تعینات ہیں۔ مجھے منسٹر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کیونکہ انہوں نے مجھے یہ کہا تھا کہ میں syndicate کی میٹنگ خود لوں گا، مدینہ ٹاؤن یونیورسٹی فیصل آباد میں خود آؤں گا، وہاں پر جو بھی مسئلہ ہو گا انشاءاللہ شام تک ہم حل کر کے اُٹھیں گے لیکن آج تک وہ مسئلہ جوں کا توں ہے اور اسی پر پھر میں

نے یہ سوال نمبر 5526 کیا ہے اور میں نے پوچھا ہے کہ رجسٹرار کون تعینات ہیں؟ یہاں پر پھر اُسی ڈھٹائی سے یہ جواب دیا گیا کہ وہاں پر ہم نے عارضی طور پر چارج دیا ہے کیا اُس یونیورسٹی کے اندر، کیا فیصل آباد کے اندر کوئی قابل بندہ نہیں ہے جس کو رجسٹرار بنایا جا سکے؟ یہ پچھلے دو سے تین سال سے وہاں پر temporary بندوں کو لگایا جا رہا اتنی اہم پوسٹ ہے اور اتنی اہم یونیورسٹی ہے وہاں پر ہماری بیٹیوں کا مستقبل ہے اور یہ منسٹر صاحب کی طرف سے بار بار اس طرح کا جواب آنا میں سمجھتا ہوں یہ غیر مناسب ہے۔ چیئر آج مجھے حکم کریں میں Privilege Motion لے آتا ہوں، کیونکہ منسٹر صاحب نے on the floor of the House یہ بات commit کی تھی کہ اگلے اجلاس تک ہم تعیناتی کریں گے، وہاں پر مستقل رجسٹرار لگائیں گے تو آج تک وہ رجسٹرار کیوں نہیں لگایا گیا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل درست فرما رہے ہیں کیونکہ پنجاب میں ایک بہت بڑی تعداد میں یونیورسٹیز ایسی تھیں جن کے statutes نہیں بنے ہوئے تھے۔ آپ کے دور کے بعد جتنی بھی یونیورسٹیز بنیں اُن میں کسی کے statutes نہیں تھے اور جب ہماری گورنمنٹ آئی تو ہمیں یہ problems آئیں کیونکہ میں syndicate چیئر کرتا ہوں تو اُس میں یہی مسئلہ آ رہا تھا کہ تعیناتی ممکن نہیں ہے statutes کیوں نہیں بنتے کہ ہم تعیناتی کے لئے لکھ کر بھیجتے ہیں Law Department واپس بھیج دیتا ہے تو Law Department سے پوچھا گیا آپ اسے کیوں واپس بھیجتے ہیں تو وہ کہتے ہیں flawed ہے اور یونیورسٹی کو کہتے تھے کہ flawed کیوں بناتے ہو تو وہ کہتے ہیں capacity نہیں ہے تو ایک catch-22 تھا۔ میں نے اس کا حل نکالا گورنر صاحب سے یہ request کی کہ آپ ایک high level committee constitute کریں اور تمام اٹھارہ یونیورسٹیز کے statutes ان تمام محکموں کو ایک table پر بٹھا کر بنواتے ہیں تو وہ ہم نے تمام یونیورسٹیز کے statutes بنوا دیئے پھر اُس کا process ہوتا ہے کہ جب statutes بن جاتے ہیں تو اُن کو syndicate سے approve کروانے کے بعد Finance Department, Law Department or Cabinet Committee on Legislative Business اور گورنر تک approve کروانا پڑتا ہے۔ جس یونیورسٹی کی معزز ممبر بات کر رہے ہیں اس کے statutes بن گئے ہیں---

جناب سپیکر: محمد طاہر پرویز صاحب! معاف کرنا آپ کی پارٹی کے دس سال میں آپ نے ہر ایسا کام کیا ہے کہ یونیورسٹیز کے اتنے hurdles create کئے ہیں۔ میں نے اپنے دور میں یہ سارے bottlenecks ختم کر دیئے تھے اور کوئی ضرورت ہی نہیں تھی جو جو آپ کی حکومت نے کام کئے یہاں ایچ ای سی کے بنانے کا کیا تک ہے؟ یہ ایسا ادارہ ہے جو ان یونیورسٹیز کو کام نہیں کرنے دیتا، ان کو چلنے ہی نہیں دیتا، یہ جو ایچ ای سی پنجاب میں بنا ہوا ہے یہ صرف معتبری کے لئے بنایا گیا تھا اس کا اور کوئی کام نہیں تھا۔ آپ کے دور میں جو یونیورسٹیز بنیں ہیں یہ سارے مسائل ان میں ہیں کیونکہ وہاں idea یہ تھا کہ یہ بھی نہیں ہونے دینا، یہ بھی نہیں ہونے دینا، یہ بھی نہیں ہونے دینا تو اگر اس یونیورسٹی کو proper طریقے سے چلنے ہی نہیں دینا تھا تو اس یونیورسٹی کا فائدہ ہی کیا، کیوں پھر یہ یونیورسٹی بنائی گئی تھی؟ اب آپ اس یونیورسٹی کا کچھ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ اب تو رونا ہی ہے جو کہ ہم سب اور آپ بھی رو رہے ہیں اور منسٹر صاحب بھی اس کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں compliance دے دوں جیسا کہ معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ ہم نے commitment دی تھی تو اس حوالے سے statutes بھی بن گئے ہیں تو ہم اسی وقت یہ statutes بنا کر approval کے لئے بھیج چکے تھے، process میں دیر ضرور لگتی ہے لیکن اب انہوں نے ان positions کے لئے advertise بھی کر دیا ہے۔ ہمارے محکمے کا delay کرنے کے حوالے سے بہت چھوٹا سا role ہوتا ہے، ہر محکمے میں جا کر کام رکتا ہے۔ یہ جو رولز آف بزنس ہیں یہ میں نے تو نہیں بنائے لہذا اس وجہ سے کچھ دیر لگی ہے اب چونکہ تمام statutes بن چکے ہیں اور positions advertised ہیں اور ان کے انٹرویوز بھی کچھ دنوں میں ہو جائیں گے۔ میں assume کر رہا ہوں کہ جس رجسٹرار پر ان کو اعتراض تھا وہ بھی change ہو گئی ہیں۔ ابھی مجھے بھی کچھ دیر پہلے معلوم ہوا ہے کہ وائس چانسلر نے temporary طور پر محترمہ ظل ہما کو رجسٹرار تعینات کیا ہے ان محترمہ پر اگر ان کو کوئی اعتراض ہے تو یہ written دے دیں اگر ان کو merits کے خلاف عارضی چارج دیا گیا ہے تو ہم ان کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں لیکن اس طرح زبانی تو ہر کسی پر اعتراض ہو سکتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں۔ یہ سوال پہلے بھی discuss ہو چکا ہے اور میں اس معزز ایوان کا وقت ضائع کرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی میں منسٹر صاحب کو ایسے ہی criticize کرنا چاہتا ہوں۔ اصل ایشو یہ ہے کہ ایک رجسٹرار منسٹر صاحب کی سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں approve کیا جاتا ہے اس رجسٹرار کی qualification بھی پوری ہوتی ہے اور سنڈیکیٹ کمیٹی کے ممبران اس رجسٹرار کو approve کرتے ہیں لیکن آج تک اس رجسٹرار کو چارج نہیں دیا گیا۔ میری تو صرف اتنی گزارش ہے کہ پہلے تو آپ سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں اس حوالے سے فیصلہ ہی نہ کرتے لیکن اگر آپ نے فیصلہ کر لیا تھا تو پھر اس فیصلے پر آپ نے implement کیوں نہیں کروایا؟ سنڈیکیٹ کمیٹی کا یہ فیصلہ ہے اور میری یہ گزارش ہے کہ میرا یہ سوال سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ وہاں سے میں اصل documents لا کر کمیٹی کے سامنے پیش کر سکوں کیونکہ جس طرح وہاں یونیورسٹی میں مذاق اڑایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! میرے خیال میں ایک چھوٹی سی کمیٹی بنا دیں اور معزز ممبر سے آپ تمام documents لے لیں اور ان کو دیکھ لیں۔ اگر یہ ایک issue point out کر رہے ہیں تو یہ یونیورسٹی کی بہتری کے لئے ہی کر رہے ہیں تو آپ ایک کمیٹی بنا کر یہ تمام کوائف دیکھ لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جو ہاؤس کی سپیشل کمیٹی ہے---

جناب سپیکر: طاہر صاحب! اب ہاؤس کی کوئی کمیٹی نہیں بنی بلکہ ایک کمیٹی بناتے ہیں جو کہ صرف آپ کے اس ایشو کے حوالے سے ہی کام کرے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے وہ موجود نہیں ہیں--- لہٰذا ان کے سوال نمبر 6092 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے--- وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 6099 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب ممتاز علی کا ہے--- وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 6101 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6256 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: حمایت اسلام لاء کالج میں 5 سالہ لاء پروگرام کے داخلوں میں سیٹوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***6256: جناب منیب الحق:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی نے 5 سالہ ایل ایل بی پروگرام شروع کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ داخلہ کے لئے تعلیمی قابلیت ایف اے رکھی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حمایت اسلام لاء کالج چوک یتیم خانہ لاہور نے 5 سالہ ایل ایل بی پروگرام شروع کیا ہے داخلہ کے لئے ان کا کیا معیار ہے 5 سالہ ایل ایل بی پروگرام کی اجازت کن سے حاصل کی ہے نوٹیفکیشن / اجازت کی کاپی فراہم کی جائے؟

(د) حمایت اسلام لاء کالج کس یونیورسٹی سے الحاق شدہ ہے اور یہ الحاق کب ہوا نوٹیفکیشن کی کاپی فراہم فرمائیں؟

(ہ) کیا مذکورہ کالج میں داخلے مکمل ہو گئے ہیں داخلوں کا اشتہار کب اور کس اخبار میں دیا گیا فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ کیا تھی کتنے فارم جمع ہوئے کتنے طالب علموں کو داخلہ ملا اور کتنے محروم رہے، تفصیل فراہم فرمائیں؟

(و) مذکورہ کالج میں یونیورسٹی کی طرف سے کتنی کم و بیش داخلہ کی سیٹیں دی گئی ہیں اور کیا اتنے ہی سٹوڈنٹ داخل ہوئے ہیں؟

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایف اے کا رزلٹ ابھی اعلان ہوا نہیں تھا داخلے مکمل کر لئے گئے ان داخلوں کے لئے اشتہار کب دیا گیا ہے اور اس پر اسس کے لئے کتنے دن طلبہ کو دیئے گئے ہیں اور کتنے پراسپکٹس فروخت ہوئے اشتہار کی کاپی فراہم فرمائیں؟

(ح) کیا کالج کی عمارت میں طلبہ کے لئے بنیادی سہولیات میسر ہیں لیکچرار کتنے ہیں کتنی تنخواہ فی لیکچرار لیتا ہے ان کی تفصیل مع نام تعلیمی قابلیت مع ڈگری کی نقل فراہم فرمائیں؟

(ط) اس کے پرنسپل اور داخلہ کمیٹی کے ممبران کے نام مع عہدہ بتائیں۔؟

(ی) 5 سالہ پروگرام میں کتنی فیس سالانہ / ماہانہ وصول کی جائے گی اس کی تفصیل بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یہ درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم کی روشنی میں پنجاب یونیورسٹی نے ایل ایل بی تین سالہ پروگرام ختم کرتے ہوئے (ایل ایل بی) 05 سالہ پروگرام کا آغاز کیا۔

(ب) درست ہے ایل ایل بی 05 سالہ پروگرام میں داخلہ کے لئے تعلیمی قابلیت انٹر میڈیٹ کم از کم سیکنڈ ڈویژن مع (LAT) میں کم از کم (50 فیصد) نمبر ہونے ضروری ہیں۔

(ج) درست ہے کہ کالج ہذا نے ایل ایل بی 5 سالہ پروگرام پنجاب یونیورسٹی کی ہدایت کے مطابق شروع کیا ہے جس کی اجازت محکمہ تعلیم پنجاب اور پنجاب یونیورسٹی الحاق کمیٹی نے صادر کی ہے جہاں تک داخلے کے معیار کا تعلق ہے پہلے سوال (ب) میں دے دیا گیا ہے۔ یونیورسٹی سے الحاق کے خط کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کالج ہذا کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے ہے پہلی مرتبہ الحاق 1969 میں ہوا تھا ازاں بعد 1988 میں دوبارہ الحاق لیا گیا تھا۔ یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ اب پنجاب یونیورسٹی الحاق کمیٹی کالج کا باقاعدہ معائنہ کرکے الحاق میں سالانہ بنیادوں پر توسیع کر دیتی ہے۔

(ہ) پنجاب یونیورسٹی نے پانچ سالہ ایل ایل بی پروگرام میں داخلہ کی تعداد صرف 100 مقرر کی ہے کوئی بھی لاء کالج مقرر تعداد سے ایک بھی زائد طالب علم کا داخلہ نہیں کر سکتا۔ کالج ہذا کی ایک شاندار تاریخ اور ساکھ ہے نیز فیس کم ہونے کی بناء پر طالب علم پہلے سے ہی مسلسل رابطہ کر رہے تھے چنانچہ جونہی پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے داخلہ کی اجازت دی گئی تو کالج کے اطراف میں داخلہ شروع ہونے کے بینرز لگا دیئے گئے تھے اور چند ہی دنوں میں داخلے مکمل ہو گئے۔

(و) پنجاب یونیورسٹی نے تمام کالجز کی ان ٹیک تعداد صرف 100 مقرر کی ہے۔ کوئی بھی لاء کالج مقرر تعداد سے ایک بھی زائد داخلہ نہیں کر سکتا۔

(ز) یہ بات درست نہیں ہے۔ کالج میں رزلٹ آنے کے بعد داخلے کئے گئے تاہم یہ وضاحت ضروری ہے کہ نشستوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے مقابلہ بہت سخت تھا یونیورسٹی قواعد وضوابط کے مطابق گزشتہ دو سال میں انٹر میڈیٹ کا امتحان پاس کرنے والے بھی داخلہ لینے کے اہل ہیں چنانچہ گزشتہ دو سالوں کے کچھ طلباء وطالبات کالج

کے ساتھ رابطے میں تھے لیکن داخلہ اسی وقت کیا گیا جب یونیورسٹی کی طرف سے اجازت دی گئی۔ کل 151 پراسپیکٹس فروخت کئے گئے جس میں سے 100 طلبہ کے رجوع کرنے پر ان کا داخلہ کیا گیا۔

(ح) تمام بنیادی سہولیات کالج میں طلبہ کے لئے میسر ہیں۔ مستقل لیکچرار کی تعداد (14) ہے جن کی تنخواہ (40,331) روپے سے شروع ہو کر (58,096) روپے ماہوار ہے۔ تعلیمی اسناد کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ط) چودھری محمد نواز پرنسپل، چودھری اعظم خورشید اور خدیجہ شان لیکچرار ممبران داخلہ کمیٹی ہیں۔

(ی) کالج کی سالانہ فیس ایک لاکھ وصول کی جاتی ہے جو دو اقساط میں وصول کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے ۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 6373 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6548 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گرلز و بوائز کالجز کی تعداد نیز پرنسپل کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6548: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کتنے گرلز و بوائز کالجز کہاں کہاں پر کام کر رہے ہیں تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے کالجز کے پرنسپل کام کر رہے ہیں اور کتنے کالجز میں پرنسپل کی سیٹیں کب سے خالی ہیں اور پرنسپل کی سیٹیں خالی ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری کالجز میں پرنسپل کے عہدے کی اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے آن لائن کلاسز کے انعقاد میں مشکلات کا سامنا ہے، انتظامی مسائل میں اضافہ ہونے لگا ہے اور آن لائن کلاسز بدانتظامی کا شکار ہیں؟

(د) کیا حکومت ان کالجز میں پرنسپل کی خالی سیٹوں پر تقرریاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) لاہور میں 35 گرلز، 24 بوائز اور 2 خود مختار ادارے چل رہے ہیں، (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) 1۔ گورنمنٹ دیال سنگھ کالج لاہور 24.12.2019

2۔ گورنمنٹ ایم اے او کالج لاہور 14.10.2020

3۔ گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ لاہور 14.04.2020

4۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج بوائز لاہور کینٹ 02.12.2020

5۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین گلبرگ لاہور 23.08.2019

6۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بلال گنج لاہور 01.06.2018

7۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین شالیمار ٹاؤن لاہور 01.04.2020

8۔ گورنمنٹ فاطمہ جناح کالج برائے خواتین چونا منڈی لاہور 09.03.2020

9۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین مانگامنڈی لاہور Newly established college

10۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین گلشن راوی لاہور 31.12.2020

11۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین مصطفیٰ آباد لاہور 13.09.2020

12۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور 25.06.2018

13۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس ٹاؤن شپ لاہور 19.11.2020

14۔ گورنمنٹ کالج آف کامرس باغبانپورہ لاہور 12.04.2016

15۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین رکھ چھبیل، مناواں لاہور 27.02.20201

Vacant due to retirement of regular principals

(ج) جی نہیں، آن لائن کلاسز کا اجراء باقاعدگی سے جاری ہے اور جہاں ریگولر پرنسپل موجود نہیں ہیں اُن کالجز میں most senior اساتذہ کو DDO چارج دیا گیا ہے اور وہ آن

لائن کلاسز اور انتظامی امور کو بخوبی انجام دے رہے ہیں۔ اس ڈائریکٹوریٹ نے دسمبر اور جنوری میں تمام سرکاری کالجز کے پرنسپلز اور فوکل پرسنز کو اس ضمن میں تربیت دی ہے جنہوں نے آگے اپنے کالجز میں تمام اساتذہ کو انفرادی طور پر تربیت دی ہے۔

(د) محکمہ تعلیم پرنسپل کی خالی سیٹوں پر انٹرویوز کا سلسلہ جاری ہے اور جلد ہی ان خالی سیٹوں پر تقرریاں کر دی جائیں گی۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا جز (ب) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ لاہور کے تقریباً 15 ایسے کالجز ہیں جہاں پر ابھی تک پرنسپلز تعینات نہیں کئے گئے۔ آپ دیکھیں کہ 2018 اور 2019 سے وہاں پر پرنسپلز تعینات نہیں کئے گئے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے جیسا کہ معزز منسٹر صاحب کو بھی پتا ہے کہ ابھی کرونا وائرس کی وجہ سے آن لائن کلاسز جاری ہیں اور ٹیچرز آن لائن کلاسز لے رہی ہیں تو مجھے بتائیں کہ اگر کسی کالج میں پرنسپل ہی نہیں تو ٹیچرز کی کارکردگی کون check کر رہا ہے، اور کب تک ان 15 کالجز میں پرنسپلز تعینات کر دیئے جائیں گے اور محکمہ یہ جواب نہ دے کہ جلد ہی بھرتی مکمل کر لی جائے بلکہ I need proper answer on this question.

جناب سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! محترمہ نے بالکل درست سوال کیا ہے کیونکہ بہت سارے کالجز میں ابھی تک پرنسپلز تعینات نہیں کئے گئے تو میں نے اس پر نوٹس بھی لیا ہے حالانکہ ہم 300 سے زائد پرنسپلز تعینات کر چکے ہیں لیکن اس کے باوجود بہت سارے کالجز میں ابھی تک permanent principals تعینات نہیں ہیں اس کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ سات یا آٹھ سال سے appointment of principals کا process چل رہا تھا جب ہم نے بہت سارے پرنسپلز کا انٹرویو کر کے ریگولیشن ڈیپارٹمنٹ کو سمری بھجوائی تو ریگولیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس پر اعتراض لگا کر واپس بھجوا دی کہ آپ اپنا criteria revise کریں لہذا ہمیں وہ تمام summaries واپس بھجوانی پڑیں جس کے نتیجے میں سارے کا سارا کام ہی undo ہو گیا جو ہم 40 سے 50 امیدواران کے انٹرویوز بھی کر چکے تھے۔ ہم نے اس criteria کو

revise کیا اور اب وہ criteria revise ہو کر آگیا ہے۔ ان 15 کالجز میں EDO level کے لوگ as principals تعینات ہیں جو کہ میرا خیال ہے کہ غلط طریق کار ہے وہاں پر permanent principals تعینات ہونے چاہئیں۔ دو ہفتے پہلے میں ان میں سے کچھ پرنسپلز کے انٹرویوز کرکے ان کی summaries move بھی کر چکا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جن کے انٹرویوز آپ نے کر لئے ہیں ان میں سے جو قابل لوگ ہیں ان کو آپ جلدی تعینات کر دیں کیونکہ محترمہ ٹھیک فرما رہی ہیں کہ اگر وہاں کسی کالج میں پرنسپل ہی نہیں ہوگا تو پھر اس طرح progress بھی نہیں ہو سکتی اور جب ان ٹیچرز کو کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہوگا تو سارا نظام کیسے چلے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔ میں نے محکمے کی اس حوالے سے تین چار مرتبہ سرزنش بھی کی ہے کہ آپ جلدی سے پرنسپلز کو تعینات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ جس طرح ابھی معزز منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ انہوں نے 300 پرنسپلز تعینات کئے ہیں تو کیا ان کے لئے جو minorities کے لئے 5 فیصد کوٹہ جو کہ mandatory ہے تو کیا اس حوالے سے کوئی کوٹہ دیا گیا ہے اور یہ اشتہار کب دیا گیا تھا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اس حوالے سے تھوڑی clarification ضروری ہے یہ 300 پرنسپلز جو تعینات کئے ہیں ان کو ہم کہیں باہر سے hire نہیں کرتے بلکہ اس کا طریق کار یہ ہے جو کہ ہمیشہ سے ہے کہ جو existing professors ہوتے ہیں ان کو allowed ہوتا ہے کہ وہ پرنسپل کے لئے apply کر سکتے ہیں۔ عام طور پر ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز ایک پینل بھیجتا ہے لیکن ہم نے مزید transparency کے لئے ایک ویب سائیٹ بنا دی ہے جس کا تمام ٹیچرز کو علم ہے اس پر ہم advertise کرتے ہیں جو بھی teacher interested ہے وہ apply کرے

چاہے وہ 10 لوگ آجائیں ان کے لئے 70 فیصد مارکس objective کے ہیں اور 30 فیصد مارکس انٹرویو پر dependent ہوتے ہیں۔ تین لوگ انٹرویوز لیتے ہیں۔ اس کے بعد ہم سی ایم آفس کو یہ سمری بھجواتے ہیں تو یہ طریق کار ہے اس میں کوئی نیا آدمی hire نہیں ہوتا اس لئے minorities کو ہم کوٹہ نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6549 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور پنجاب یونیورسٹی کے سپورٹس ڈیپارٹمنٹ میں پی ایچ ڈی کے داخلوں کا طریق کار اور سیٹوں کی تعداد و کیٹیگری سے متعلقہ تفصیلات

***6549: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب یونیورسٹی سپورٹس ڈیپارٹمنٹ میں پی ایچ ڈی کے لئے داخلوں کا طریق کار کیا ہے اور پروگرام میں کتنی سیٹیں کس کس کیٹیگری کی مقرر کی گئی تھیں؟

(ب) مذکورہ پروگرام میں ایڈمشن کس تاریخ کو شروع کیا گیا اور آخری تاریخ کیا تھی آخری تاریخ تک کتنے طالبعلموں نے آن لائن اور دوسرے ذرائع سے اپنے ایڈمیشن فارم جمع کروائے ان میں سے کتنے طالب علموں کو داخلہ ملا اور کتنے کی درخواستیں مسترد ہوئیں ان کے ناموں کی الگ الگ کیٹیگری وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی کے سپورٹس سائنسز ڈیپارٹمنٹ میں این ٹی ایس کے ذریعے پی ایچ ڈی کا داخلہ کیوں نہیں کیا گیا جبکہ کمیٹی نے فیصلہ کیا تھا اور باقاعدہ طور پر این ٹی ایس کے امتحان کی تجویز پیش کی تھی این ٹی ایس کا امتحان نہ لینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سپورٹس سائنسز ڈیپارٹمنٹ ہیڈ کے قریبی ساتھی اور دوست ہی کیوں نوازے گئے جبکہ بقیہ امیدواروں کا حق کیوں مارا گیا؟

(ہ) پنجاب یونیورسٹی ایم ایس (بغیر ریسرچ ورک) والے امیدوار جن کا فارم بھی فل نہیں ہو سکتا تھا کیسے آن لائن فارم قبول ہوا ایسے امیدواروں کو کس نے امتحان کی اجازت دی اور پیپر کی سیکریسی کو کیسے یقینی بنایا گیا تھا؟

(و) کیا پنجاب یونیورسٹی کے سپورٹس سائنسز ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ پی ایچ ڈی کے تھیسز سپروائز کروانے کی اہلیت رکھتے ہیں؟

(ز) کیا حکومت نے پنجاب یونیورسٹی کے سپورٹس سائنسز ڈیپارٹمنٹ میں پی ایچ ڈی کے داخلوں میں بے ضابطگیوں کی انکوائری کروائی ہے۔ تو اس میں کتنے لوگ ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل بتائی جائے نیز اگر انکوائری نہیں کروائی گئی تو کب تک اعلیٰ سطح کی انکوائری کروائی جائے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) شعبہ سپورٹس سائنسز میں داخلے کا طریق کار HEC اور Doctoral Program Coordination Committee ، (DPCC) کے وضع کردہ طریق کار کے مطابق ہے۔ شعبہ کی Ph.D. میں داخلے کے لئے منظور شدہ سیٹیں 15 ہیں۔

(ب) پنجاب یونیورسٹی کے تمام شعبہ جات میں Ph.D. کے داخلوں کے لئے DPCC کی طرف سے اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔ سال 21-2020 کے لئے DPCC کی طرف سے 15-11-2020 کو اشتہار شائع کیا گیا اور آن لائن فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 01-12-2020 تھی۔ داخلہ کے لئے آن لائن درخواست کے علاوہ کسی بھی دوسرے ذرائع سے درخواست قابل قبول نہیں تھی۔ شعبہ سپورٹس سائنسز اینڈ فزیکل ایجوکیشن میں کل 83 امیدواروں نے Ph.D. میں داخلے کے لئے آن لائن اپلائی کیا۔ کل 24 امیدوار سکروٹنی کے دوران دیئے گئے معیار پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے انٹری ٹیسٹ کے لئے نا اہل قرار دیئے گئے۔ کل 59 امیدوار انٹری ٹیسٹ کے لئے اہل قرار پائے۔ کل 7 امیدوار ٹیسٹ سے غیر حاضر رہے۔ کل 52 امیدواروں نے داخلہ ٹیسٹ میں شرکت کی جن میں سے 4 امیدواروں نے ٹیسٹ پاس کیا اور انٹرویو کے لئے کوالیفائی کیا۔ کل 4 امیدواروں نے انٹرویو کلئیر کیا اور Ph.D. میں داخلہ کے

لئے سلیکٹ ہوئے۔ کیٹیگری وائز تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی آف پنجاب کے مطابق، شعبہ سپورٹس سائنسز اینڈ فزیکل ایجوکیشن میں .Ph.D کے داخلوں کے لئے کسی بھی کمیٹی میں این ٹی ایس کے ذریعے داخلہ کی کوئی تجویز پیش نہیں کی گئی۔ پنجاب یونیورسٹی DPCC کے مطابق .Ph.D میں داخلہ کے لئے متعلقہ شعبہ کا انٹری ٹیسٹ HEC کے طریق کار (Criteria) کے مطابق پاس کرنا ضروری ہے جو کہ پنجاب یونیورسٹی کے داخلہ کے اشتہار میں واضح لکھا ہوا ہے جس کے مطابق یونیورسٹی کے تمام شعبہ جات میں .Ph.D کے لئے ٹیسٹ منعقد کئے گئے۔

(د) رجسٹرار، یونیورسٹی آف پنجاب کے مطابق یہ سراسر غلط ہے کہ شعبہ کے سربراہ کے قریبی دوستوں کو نوازا گیا۔ ٹیسٹ میں شریک ہونے والے تقریباً 50 فیصد امیدوار شعبہ سپورٹس سائنسز اینڈ فزیکل ایجوکیشن سے ہی ایم ایس سی کی ڈگری کے حامل تھے اور سب ایک دوسرے کو جانتے ہیں تو اس بنیاد پر کسی کو داخلہ ٹیسٹ میں بیٹھنے یا داخلہ سے روکنے کا کوئی جواز بنتا ہے اور نہ ہی ایسا کوئی قانون ہے۔

(ہ) .Ph.D کے داخلے کا اشتہار HEC کے معیار کے مطابق دیا گیا جس میں ایسے امیدواروں کے اپلائی کرنے پر پابندی ہی نہیں تھی جنہوں نے بغیر ریسرچ ورک کے MS کی ڈگری کی ہو تو اس لئے آن لائن فارم اپلائی کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ مزید برآں HEC کی ویب سائٹ پر بھی کوئی ایسی چیز موجود نہیں جس میں یہ لکھا ہو کہ ایسے امیدوار اپلائی نہیں کرسکتے۔ ایسے تمام امیدوار جنہوں نے بغیر ریسرچ ورک کے MS کی ڈگری لے رکھی ہے .Ph.D کے داخلہ کے لئے اپلائی کرنے کے اہل ہیں جس کی باقاعدہ طور پر یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل نے بھی منظوری دے رکھی ہے۔ انٹری ٹیسٹ کے لئے شعبہ نے قوانین کے مطابق GRE ٹیسٹ کمیٹی منظور کروائی اور منظوری کے بعد رجسٹرار آفس نے نوٹیفکیشن کیا اور اسی کمیٹی نے پیپر تیار کیا۔ ٹیسٹ کے وقت تمام فیکلٹی ممبر اور متعلقہ عملہ ٹیسٹ کی نگرانی کے لئے موجود تھا اور بعد میں کمیٹی نے ہی سنٹر مارکنگ کی۔

(و) جی ہاں! شعبہ کے سربراہ ڈاکٹر ظفر اقبال بٹ ایچ ای سی سے منظور شدہ پی ایچ ڈی سپر وائزر ہیں۔ کوئی بھی ٹیچر 3 سال کے پوسٹ پی ایچ ڈی تجربے کے بعد پی ایچ ڈی سپر وائزر لگتا ہے۔

(ز) اگر محکمہ کو پی ایچ ڈی سپورٹس سائنسز، پنجاب یونیورسٹی کے حوالے سے کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس کی بھرپور تحقیق کروائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا جز(ج) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے پنجاب یونیورسٹی میں شعبہ صحافت میں پی ایچ ڈی اور ایم فل میں داخلہ لینے کے لئے این ٹی ایس کا امتحان لینا ضروری ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کمیٹی میں جب میٹنگ ہوئی تو ایک رکن نے یہ بات raise کی کہ این ٹی ایس امتحان کے ذریعے سے یہ داخلہ ہونا چاہئے؟ تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ بات درست ہے؟ اگر یہ بات درست ہے تو جو ڈیپارٹمنٹ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی اس میٹنگ کے minutes اس ایوان میں پیش کئے جائیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میرا اپنا personal opinion بھی یہی ہے کہ این ٹی ایس کے ذریعے سے داخلہ ہونا چاہئے تا کہ transparency میں اضافہ ہو لیکن ہم سب کو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ universities ایک charter کے تحت چلتی ہیں اور وہ قانون بھی ظاہر ہے کہ اس معزز ایوان نے پاس کیا تھا تو اس میں ان کے پاس ایک certain powers ہوتی ہیں تو ان کے قانون میں کہیں بھی یہ بات نہیں لکھی گئی کہ وہ داخلے این ٹی ایس کے ذریعے ہوں البتہ ایک direction دی جا سکتی ہے جیسا کہ جن universities کا میں ممبر ہوں ان کو یہ direction دی ہے لیکن وہ اس پر عمل درآمد کریں یا نہ کریں یہ ان کی صوابدید ہے unless کہ کوئی majority decision ہو تو ایک ممبر نے ضرور اس حوالے سے پوائنٹ آؤٹ کیا ہو گا اگر ان کو minutes of meeting چاہئیں تو وہ ہم یونیورسٹی سے منگوا دیتے ہیں۔ اگر پھر اس میں کوئی ان کو force کرنے کے حوالے سے کوئی قانونی طریقہ ہو گا تو پھر وہ ہم کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ٹھیک ہے آپ وہ منگوا لیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے کہ چار لوگ جن کو appoint کیا گیا تھا ان میں ایک Science Lecturer / Sports عدنان تھا اور پنجاب یونیورسٹی کی ڈپٹی ڈائریکٹر سپورٹس ہو رہا تھی اب چار لوگ ڈیپارٹمنٹ سے related تھے so this proposal that NTS should be there, it ensures that people on merit appoint ہو سکتے ہیں۔

دوسری بات کہ پنجاب یونیورسٹی کی ان تعیناتی پر انکوائری بھی ہوئی ہے۔ انٹری ٹیسٹ لینے سے پہلے جو thesis submit کروانے ہوتے ہیں اس کو بھی cancel کیا گیا ہے تو اس چیز کی اجازت کس نے دی تھی تو براہ مہربانی ایوان کو اس چیز سے آگاہ کریں۔

جناب سپیکر: Question Hour کا وقت ختم ہو گیا ہے لیکن منسٹر صاحب آپ اس سوال کا جواب دے دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! پنجاب یونیورسٹی کے charter کو بہت زیادہ independence ملی ہوئی ہے وہاں ڈیپارٹمنٹ کی بہت کم مداخلت ہوتی ہے۔ چانسلر آفس اس کی cognizance لے سکتا ہے۔ محترمہ کو جو بھی اعتراضات ہیں وہ یہ مجھے لکھ کر دے دیں میں چانسلر صاحب کو پیش کر دوں گا اور اس کی cognizance لے لوں گا۔

جناب والا! بڑے عرصے سے سوالات pending ہو رہے ہیں ان میں اکثر سوال similar سے ہیں میری استدعا ہے کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دوں؟

جناب سپیکر: کچھ ایسے سوالات ہیں جو pending ہیں لہٰذا بقیہ سوالات pending کر دیتے ہیں انہیں پھر take up کر لیں گے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بہاولپور: پی پی۔251 میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*5818: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں کہاں کہاں بوائز و گرلز سرکاری کالجز ہیں؟

(ب) ان کالجوں کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں مختص کی گئی ہے، تفصیل کالج وار بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر اور نان ٹیچنگ کیڈر کی خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) ان کالجوں کی عمارات کی حالت کیسی ہے کیا تمام کالجوں کی عمارات ٹھیک ہیں اور طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہیں؟

(ہ) ان کالجوں میں طالب علموں کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت ہے؟

(و) کیا ان کالجوں میں فرنیچر و دیگر ضروری سامان میسر ہے نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں صرف ایک گرلز کالج گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ہتھیجی میں واقع ہے جبکہ بوائز کالج کوئی نہ ہے۔

(ب) بجٹ برائے مالی سال 21-2020 مبلغ 63.614 ملین برائے گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی کے لئے مختص کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ہتھیجی میں ٹیچنگ کیڈر کی کل منظور شدہ اسامیاں 22 ہیں جن میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ٹیچنگ اسامیوں کی تفصیل:۔

لیکچرار BS-17

نمبر شمار	اسامی کا نام	تعداد	عہدہ

1۔	لیکچرار باٹنی	01	BS-17
2۔	لیکچرار کیمسٹری	01	BS-17
3۔	لیکچرار سوکس	01	BS-17
4۔	لیکچرار اکنامکس	01	BS-17
5۔	لیکچرار ایجوکیشن	01	BS-17
6۔	لیکچرار انگلش	01	BS-17
7۔	لیکچرار ہوم اکنامکس	01	BS-17
8۔	لائبریرین	01	BS-17
9۔	لیکچرار ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	01	BS-17
10۔	لیکچرار فزکس	01	BS-17
11۔	لیکچرار سوشیالوجی	01	BS-17
12۔	لیکچرار شماریات	01	BS-17

اسسٹنٹ پروفیسر BS-18

نمبر شمار	اسامی کا نام	تعداد	عہدہ
1۔	اسسٹنٹ پروفیسر انگلش	01	BS-18
2۔	اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات	01	BS-18
3۔	اسسٹنٹ پروفیسر ریاضی	01	BS-18
4۔	اسسٹنٹ پروفیسر اردو	01	BS-18

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی میں نان ٹیچنگ کیڈر کی کل منظور شدہ اسامیاں 28 ہیں جن میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نان ٹیچنگ اسامیوں کی تفصیل:

نمبر شمار	آسامی کا نام	تعداد	عہدہ
1۔	ہیڈ کلرک	01	BS-16
2۔	سینئر کلرک	01	BS-14
3۔	جونیئر کلرک	02	BS-11
4۔	کیئر ٹیکر	01	BS-09
5۔	لیکچرار اسسٹنٹ	05	BS-07
6۔	لائبریری کلرک	01	BS-05
7۔	نائب قاصد	02	BS-01

8۔	لیبارٹری اٹینڈنٹ	03	BS-01
9۔	مالی	01	BS-01
10۔	چوکیدار	04	BS-01

(د) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی نئی تعمیر شدہ عمارت ہے اور طالبات کی تعداد 147 ہے، کالج میں 12 کلاس رومز موجود ہیں جن میں تعلیمی سرگرمیاں جاری ہیں۔

(ہ) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی میں ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر نہیں ہے۔

(و) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی میں فرنیچر و دیگر ضروری سامان میسر ہے۔ جس میں کرسیوں کی تعداد 100 ہے۔ مزید برآں اضافی فرنیچر کے لئے حکومت کی طرف سے فنڈز موصول ہو چکے ہیں۔ جو کہ اسی سال مہیا کر دیئے جائیں گے۔

بہاولپور میں یونیورسٹی کالجز اور کیمپس و مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*5821: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور شہر میں کون کون سی یونیورسٹیز اور کالجز کہاں کہاں پر ہیں؟

(ب) اس شہر میں کس کس یونیورسٹی کے کیمپس قائم ہیں اور یہ کس قاعدہ قانون کے تحت چل رہے ہیں؟

(ج) کتنی پرائیویٹ یونیورسٹی اور کالجز ہیں؟

(د) سرکاری یونیورسٹی اور کالجز کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں مختص کی گئی ہے؟

(ہ) کس کس سرکاری یونیورسٹی اور کالجز میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) کیا حکومت اس شہر میں زیر تعمیر سرکاری کالجز و یونیورسٹی کو جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ ہے ان کا کتنا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بہاولپور شہر میں تین یونیورسٹیز اور پانچ کالجز تعلیم و تدریس کا عمل جاری رکھے ہوئے ہیں اور ایک کالج زیر تعمیر ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل یونیورسٹیز:

ا۔ اسلامیہ یونیورسٹی، بغداد کیمپس حاصل پور روڈ بہاولپور۔

۲۔ گورنمنٹ صادق کالج وویمن یونیورسٹی ریاض کالونی بہاولپور۔

۳۔ چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینمل سائنسز نزد ڈی ایچ اے بہاولپور۔

تفصیل کالجز:

ا۔ گورنمنٹ ایس ای کالج نزد جی پی او بہاولپور۔

۲۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بغداد روڈ بہاولپور۔

۳۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین دبئی محل روڈ بہاولپور۔

۴۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن حاصل پور روڈ بہاولپور۔

۵۔ گورنمنٹ صادق کالج آف کامرس چیمہ ٹاؤن بہاولپور۔

تفصیل زیر تعمیر کالج:

بہاولپور شہر میں گورنمنٹ ہوم اکنامکس کالج زیر تعمیر ہے جس کی تعمیر جون 2021 تک مکمل ہو جائے گی۔

(ب) بہاولپور میں یونیورسٹیاں اسمبلی سے پاس شدہ ایکٹ کے تحت قائم کی گئی ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔

۲۔ گورنمنٹ صادق کالج وویمن یونیورسٹی ریاض کالونی بہاولپور۔

(ج) بہاولپور شہر میں کوئی پرائیویٹ یونیورسٹی نہیں ہے جبکہ پرائیویٹ کالجز کی تعداد 39 ہے۔

(د) تفصیل مختص کی گئی رقم برائے کالجز سال 21-2020 درج ذیل ہے۔

ا۔ گورنمنٹ ایس ای کالج نزد جی پی او بہاولپور۔ -/62.959 ملین روپے

۲۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بغداد روڈ بہاولپور۔ -/46.575 ملین روپے

۳۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین دبئی محل روڈ بہاولپور۔ -/17.595 ملین روپے

۴۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن حاصل پور روڈ بہاولپور۔
-/34.838 ملین روپے

۵۔ گورنمنٹ صادق کالج آف کامرس چیمہ ٹاؤن بہاولپور۔ -/38.885 ملین

۶۔ گورنمنٹ کالج ہوم اکنامکس کالج بہاولپور زیر تعمیر ہے اور اس کی ترقیاتی سکیم کی مد میں اب تک 188.322 ملین جاری کئے جا چکے ہیں اور محکمہ کی مواصلات و تعمیرات پر اب تک 165.880 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ہ) سرکاری یونیورسٹی کی خالی اسامیاں مندرجہ ذیل ہیں:-

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور:

Cadre	Grade	Total Sanctioned Post			
		Permanent		Temporary/Count	
		Filled	Vacant	Filled	Vacant
Professor	21	40	83	N/A	N/A
Associate Professor	20	52	197	N/A	N/A
Assistant Professor	19	328	555	11	N/A
Lecturer	18	158	389	20	N/A
		578	1224	31	0

۲۔ گورنمنٹ صادق کالج وومن یونیورسٹی بہاولپور۔

گورنمنٹ صادق کالج وومن یونیورسٹی بہاولپور کے Service Statutes تا حال چانسلر / گورنر سے منظور نہیں ہوئے۔ یونیورسٹی میں خالی اسامیوں کی تعداد Service Statutes کی منظور ہونے کے بعد ہی طے کی جا سکے گی۔

سرکاری یونیورسٹی کالجز کی خالی اسامیاں درج ذیل ہیں۔

کالج کا نام	تدریسی	غیر تدریسی
گورنمنٹ ایس ای کالج نزد جی پی او بہاولپور	11	22
گورنمٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بغداد روڈ بہاپور	6	6
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین دبئی محل روڈ بہاولپور	کوئی نہیں	4
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن حاصل پور روڈ بہاولپور	کوئی نہیں	3
گورنمنٹ صادق کالج آف کامرس چیمہ ٹاؤن بہاولپور	4	3

(و) بہاولپور شہر میں کوئی بھی سرکاری یونیورسٹی زیر تعمیر نہیں ہے البتہ گورنمنٹ ہوم اکنامکس کالج زیر تعمیر ہے جس کی تعمیر جون 2021 تک مکمل ہو جائے گی۔ حکومت پنجاب

کی طرف سے مالی سال 21-2020 تک مبلغ -/188.322 ملین روپے جاری کئے گئے اور 31.10.2020 تک مبلغ -/165.880 ملین محکمہ تعمیرات خرچ کر چکا ہے۔

پی پی-49 نارووال میں خواتین و بوائز کالجز کی تعداد اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*5894: **جناب بلال اکبر خان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-49 نارووال میں کہاں کہاں کالج برائے خواتین و بوائز ہیں؟

(ب) ان کالجوں کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے کس کی بلڈنگ خستہ حال اور ناکافی ہے؟

(ج) ان کالجوں کے لئے کتنا فنڈز موجودہ مالی سال 21-2020 میں فراہم کیا گیا ہے اور کتنا مزید فراہم کیا جائے گا؟

(د) ان میں اساتذہ کی پوزیشن کیسی ہے کتنی اسامیاں کہاں کہاں خالی ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون مسنگ فسیلٹیز ہیں؟

(و) اس کی تمام مسنگ فسیلٹیز کب تک فراہم کر دی جائیں گی اور خالی اسامیاں پر کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) چونکہ پی پی-94 نارووال کے دیہات پر مبنی حلقہ ہے اس میں صرف ایک کالج گورنمنٹ زینب بی بی حمیدہ گرلز ڈگری کالج تلونڈی بھنڈراں میں واقع ہے۔

(ب) گورنمنٹ زینب بی بی حمیدہ گرلز ڈگری کالج کی بلڈنگ بہترین حالت میں ہے اور ابھی تک موجودہ حالت کی تعداد کافی ہے۔

طالب علموں کی تعداد	کرسیوں کی تعداد
529	577

(ج) گورنمنٹ زینب بی بی حمیدہ گرلز ڈگری کالج کے لئے مالی سال 21-2020 میں 30.056 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے مذکورہ کالج کو مالی سال 21-2020 میں طالبات کے لئے 367 عدد کرسیاں فراہم کر دی گئی ہیں۔

(د) اس کالج میں اساتذہ کی پوزیشن / اسامیوں کی صورتحال مندرجہ ذیل ہے۔

سکیل	اسامیاں	خالی
BS-19	1	1
BS-18	4	4
BS-17	17	16

(ہ) کالج ہذا میں طالبات کے لئے کرسیوں کی ضرورت تھی جو کہ 367 کرسیاں فراہم کر کے پوری کر دی گئی ہیں۔ کالج ہذا میں ایک عدد ہال کی ضرورت ہے۔

(و) 367 عدد کرسیاں طالبات کے لئے فراہم کر دی گئی ہیں جو کہ موجودہ صورت طالبات کی ضرورت پوری کرنے کے لئے کافی ہیں کالج ہذا کو ایک عدد ہال کی ضرورت ہے جس کو فراہم کرنے کے لئے اگلے مالی سال میں فنڈز کی فراہمی کے مطابق ترقیاتی سکیم میں شامل کرنے کی تجویز دی جائے گی۔ PPSC کے ذریعے لیکچرارز کی 2400 اسامیاں پر بھرتی کا عمل مکمل ہونے پر کالج ہذا میں ٹیچنگ سٹاف کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔

گورنمنٹ ڈگری کالج صادق آباد میں تدریسی عملہ کی تعداد اور درجہ چہارم کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6042: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج صادق آباد میں تدریسی عملہ کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) تدریسی عملہ کے نام، قابلیت اور عہدہ جات کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) کالج میں مردانہ عملہ کی تعداد، نام عہدہ اور قابلیت سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کالج میں درجہ چہارم کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد بیان فرمائیں نیز حکومت کب تک ان اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج صادق آباد میں تدریسی عملہ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 30 ہے جس میں تدریسی عملہ کی تعداد 22 ہے جبکہ کل 08 اسامیاں خالی ہیں جن کی سکیل وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

بنیادی سکیل	کل منظور شدہ اسامیاں	کل خالی اسامیاں
17	11	5
18	16	1
19	2	2
20	1	0
کل	30	8

(ب) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج صادق آباد میں اس وقت تدریسی عملہ کی کل تعداد 22 ہے جن کے نام تعلیمی قابلیت اور عہدہ جات کی تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) کالج میں مردانہ عملہ کی تعداد 26 ہے جن کے نام تعلیمی قابلیت اور عہدہ جات کی تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) کالج میں درجہ چہارم کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 44 ہے جس میں سے 10 اسامیاں خالی ہیں۔ نیز حکومت جلد ہی ان خالی اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے۔

گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز صادق آباد میں طلبہ کی تعداد اور کھیلوں کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***6100: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز صادق آباد میں طلباء کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا مذکورہ کالج میں کمپیوٹر لیب موجود ہے تو کب قائم کی گئی اور اس سے سالانہ کتنے طلباء مستفید ہو رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ کالج میں طلباء کے لئے کن کن کھیلوں کی سہولت اور سامان موجود ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) کالج مذکورہ میں طلباء کی کل تعداد 1471 ہے۔

(ب) گورنمنٹ ڈگری کالج صادق آباد میں کمپیوٹر لیب موجود ہے جو کہ 2014 میں بنی اور سالانہ 305 طلباء اس سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ج) کالج مذکورہ میں کرکٹ، ہاکی، فٹ بال اور کبڈی کے کھیلوں کی سہولت اور سامان موجود ہے۔ نیز ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے تعاون سے کالج کے اندر ADP 2017-18 کے تحت جدید سہولیات سے لیس کرکٹ، والی بال اور ان ڈور گیمز کے لئے سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر جاری ہے۔

گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) صادق آباد کے قیام، رقبہ، خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6092: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) صادق آباد کا قیام کب عمل میں آیا اس کا رقبہ کتنا ہے اور اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) مذکورہ کالج میں لیکچرار، اسسٹنٹ پروفیسرز ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی کل کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(ج) مذکورہ کالج میں غیر تدریسی اور ٹیکنیکل سٹاف کی تعداد منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد مع تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) صادق آباد 1976-01-01 کو قائم ہوا۔ اس کا کُل رقبہ 99 کنال اور 11 مرلہ ہے۔ اس کی عمارت 14 کلاس رومز، 06 پریکٹیکل لیبز،

01 کمپیوٹر لیب، 01لائبریری، 01امتحانی ہال، 01 کنٹین ، ایڈمن آفس،14واش رومز،01سٹاف روم اور02سٹورز پر مشتمل ہے۔

(ب) گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز صادق آباد میں تدریسی عملہ کی کُل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد33ہے جن میں سے12 اسامیاں خالی ہیں جن کی سکیل وار تفصیل درج ذیل ہے۔

عہدہ	کُل منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیوں کی تعداد
لیکچرار	15	06
اسسٹنٹ پروفیسر	12	02
ایسو سی ایٹ پروفیسر	06	04
کُل تعداد	33	12

(ج) کالج میں غیر تدریسی عملہ کی کُل تعدد40ہے جس میں سے09اسامیاں خالی ہیں۔خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے جبکہ دیگر سٹاف کی تفصیلی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

01۔ جونیئر کلرک (BS-11) کی 03اسامیاں خالی ہیں۔
02۔ سینئر لیکچرار اسسٹنٹ (BS-10) کی 01اسامی خالی ہے۔
03۔ لیکچرار اسسٹنٹ (BS-07) کی 02اسامیاں خالی ہیں۔
04۔ نائب قاصد (BS-01) کی 01اسامی خالی ہے۔
05۔ لیبارٹری اٹینڈنٹ (BS-01) کی 01اسامی خالی ہے۔
06۔ خاکروب (BS-01) کی 01اسامی خالی ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔264اور266میں گرلز و بوائز کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*6099: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔264 اور پی پی۔266 رحیم یار خان میں گرلز اور بوائز ڈگری کالج کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ جات میں کالجز کے قیام کے لئے کوئی تجویز موجودہ حکومت کے زیر غور ہے تو کب تک عملدرآمد متوقع ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) حلقہ پی پی-264اور پی پی266رحیم یار خان میں گرلز یا بوائز کالج واقع نہیں ہیں۔ڈگری کالج برائے خواتین'ڈگری کالج بوائز اور انسٹیٹیوٹ آف کامرس پی پی-267میں موجود ہیں جو کہ تحصیل صادق آباد کا شہری علاقہ ہے جو کہ پوری تحصیل کی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

(ب) دونوں مذکورہ حلقوں کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ نے متعلقہ ڈائریکٹر سے Feasibility رپورٹ منگوائی ہے تا کہ محکمہ نئے مالی سال میں ان حلقوں کی ضرورت کے مطابق اور حکومت کی طرف سے فنڈز کی فراہمی کے حساب سے پی پی-264اور پی پی-266میں بوائز اور گرلز کالج قائم کرنے پر عمل درآمد کر سکے۔

گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج صادق آباد میں ٹیچنگ سٹاف اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6101: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز) صادق آباد میں ٹیچنگ سٹاف کی کتنی، کون کون سی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی خالی ہیں۔

(ب) مذکورہ کالج میں غیر تدریسی اور ٹیکنیکل سٹاف کی تعداد مع خالی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت خالی اسامیاں کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین صادق آباد میں ٹیچنگ سٹاف کی کل 30اسامیاں ہیں۔خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیٹ	عہدہ	تعداد
انگلش	ایسوی ایٹ پروفیسر	01
عربی	ایسوی ایٹ پروفیسر	01
نفسیات	اسسٹنٹ پروفیسر	01
فزیکل ایجوکیشن	لیکچرار	01
نفسیات	لیکچرار	01

پولیٹیکل سائنس	لیکچرار	01
اردو	لیکچرار	01
اردو	لیکچرار	01

(ب) کالج میں غیر تدریسی سٹاف میں کل اسامیاں 44 ہیں جن میں 11 اسامیاں خالی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بنیادی سکیل	کل منظور شدہ اسامیاں	کل خالی اسامیاں
سپرنٹنڈنٹ 17	01	0
ہیڈ کلرک 16	01	0
سینئر کلرک 14	01	0
لیب سپروائزر 14	01	0
جونیئر کلرک 11	04	03
سینئر لیکچرار اسسٹنٹ 01	02	0
جونیئر کلرک اسسٹنٹ 07	03	03
بس ڈرائیور 04	03	01
نائب قاصد 01	04	0
لیبارٹری اٹنڈنٹ 01	07	02
بس کنڈکٹر 01	02	0
بیلدار 01	06	01
چوکیدار 01	06	0
خاکروب 01	03	01
کل	44	11

(ج) حکومت نے PPSC کے ذریعہ ٹیچنگ کی خالی اسامیوں کا اعلان کیا تھا جن کے ٹیسٹ / انٹرویو ہو رہے ہیں۔ جلد ہی خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

بہاولپور بورڈ کے ملازمین اور اسامیوں کی تعداد مع دو سالوں کی آمدن اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*6373: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) BISE بہاولپور کی سال 19-2018 اور 20-2019 کی آمدن اوراخراجات کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) بورڈ میں اس وقت کتنے ملازمین کام کررہے ہیں ان کے نام، عہدہ کی تفصیل گریڈ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) بورڈ میں اس وقت کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں کتنی پر ہیں اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بہاول پور کی مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	مالی سال	اوپننگ بیلنس(ملین)روپے	آمدن(ملین) روپے	اخراجات(ملین) روپے	کلوزنگ بیلنس(ملین) روپے
1	2018-19	606.132	745.911	730.973	621.070
2	2019-20	621.070	720.076	791.731	549.415

(ب) بورڈ ہذا میں اس وقت 322 آفیسرز / ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 2 ملازمین عارضی طور پر دیگر بورڈز میں ٹرانسفر کئے گئے ہیں

تمام افیسران / ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ضمیمہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بورڈ ہذا میں اس وقت کل 469 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 324 پُر ہیں جبکہ 145 اسامیاں خالی ہیں۔ منظور شدہ، پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید عرض ہے کہ خالی اسامیوں میں سے کچھ اسامیاں بذریعہ پرموشن پُر کی جانی ہیں جبکہ کچھ خالی اسامیوں پر تقرری کا عمل جاری ہے۔ ان اسامیوں کی مکمل تفصیل ضمیمہ (C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک التوائے کار پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے تحاریک التوائے کارے کار لیتے ہیں۔سید حسن مرتضیٰ کی تحریک التوائے کار ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں اور مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ کی یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔جی شاہ صاحب! آپ بات کریں لیکن اس سے پہلے چودھری ظہیر ایک رپورٹ lay کرنا چاہتے ہیں۔ جی چودھری ظہیر الدین!

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال حافظ آباد کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18 کا پیش کیا جانا

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): شکریہ، جناب سپیکر!

I lay the Audit Report on performance of District Head Quarter Hospital Hafizabad for the audit year 2017-18

MR. SPEAKER: The report has been laid and is referred to the Public Account Committee No. II for examination and its report within one year.

(رپورٹ پیش ہوئی)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): شکریہ

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! بہت شکریہ، کافی عرصے توں بعد ساڈا House in session اے، میں سمجھنا آں کہ جس طرح دو تن مہینے بعد ساڈا اجلاس ہو رہیا اے، کافی ساریاں چیزاں pending سن جہڑیاں بدمزگی دا باعث وی بنیاں، اس ہاؤس نوں چلان لئی جتنی ذمہ داری حکومت دی اے اتنی ہی ذمہ داری اپوزیشن دی وی اے۔ میں سمجھنا کہ اگر متواتر ساڈے sessions ہوندے رہن تے شاید ایہہ اتنا بزنس pending ہوئے اور نہ ای اس قسم دیاں غلط فہمیاں ہون۔ اک چیز بڑی ضروری اے کہ جدوں قوماں، ملکاں تے کوئی ناگہانی آفات آندیاں نیں، کوئی وباواں آندیاں نیں، کوئی مشکل حالات آوندے نیں تے جہڑی قیادتاں نیں، لیڈرشپ اے اوہ ادارے بند نہیں کر دیندیاں بلکہ بہہ کے اوہناں نوں resolve کرن، اوہناں نال مقابلہ کرن دی کوشش کیتی جاندی اے۔ اسیں تساڈے توں توقع کردے آں کہ جہڑیاں حکومت دیاں خامیاں ہیں اوہ ساری قوم دے سامنے نیں، شاید دوسری طرف بیٹھے دوست سوچ رہے ہون کہ میں اوہناں تے کوئی تنقید کر رہیاں اور میرا صرف اوہناں دی تضحیک کرنا مقصد اے، ہرگز نہیں۔میں تے ایہہ چاہنداں کہ اپوزیشن دی مثبت تنقید توں کجھ تھوڑا جیہا سنبھلن، اس تے کجھ تھوڑا جیہا غور کرن، بہت تیزی نال ٹائم گزر رہیا اے، الحمدللہ اسیں اپنے تن سال مکمل کر لئے نیں اور الحمدللہ بہتری ول ساڈا اک قدم وی نہیں اے۔اس دے جہڑے نتیجے آرہے نیں اہوی تساڈے سامنے نیں کہ ضمنی انتخابات دے اندر حکومت نوں آئے روز شکست دا سامنا اے۔ کراچی دا جہڑا حالیہ الیکشن ہویا اے ہار جیت ہونا کوئی issue نہیں اے، اوہندے تے (ن) لیگ دے تحفظات وی قابل غور نیں بالکل اوہناں نوں consider کرنا چاہیدا اے، اوہناں دیاں جہڑیاں انتخابی عذرداریاں نیں اوہناں نوں وی الیکشن کمیشن آف پاکستان نوں ویکھنا چاہیدا اے، باقی سارے ادارے موجود نیں، عدلیہ موجود اے اوتھے اوہناں نوں اہدی شفافیت لئی جانا چاہیدا اے، بالکل اوہناں نوں آواز اٹھانی چاہیدی اے ایہہ اوہناں دا قانونی، آئینی تے اخلاقی حق اے جہڑا اوہناں نوں ملنا چاہیدا اے لیکن لمحہ فکریہ اے کہ اوتھے ساڈی موجودہ سرکار چھویں نمبر تے اے۔ اس وجہ توں چھیویں نمبر تے اے کہ اوتھے ستواں امیدوار کوئی نہیں سی۔ایہہ بہت تیزی دے نال ایہہ تنزلی ہوئی اے۔

جناب والا! امید اے کہ میری بھیناں وی مینوں سکون نال سنن گیاں، مینوں پتا اے کہ ایہہ باہر جا کے میری اصلاح کر لین گیاں لیکن ایتھے اینہاں دی اصلاح دی گل اے، اینہاں بھیناں تے مینوں پوری توقع اے کہ ایہہ اج سکون نال مری گل سنن گیاں-اساں اس الیکشن نوں وی چھڈ دیندے آں کوئی گل نہیں بندہ چھیوں نمبر تے وی آ جاندا اے کوئی issue نہیں اے- پچھلے دناں وچ جیہڑا TLP تے حکومت دا اک agreement سامنے آیا---

جناب سپیکر: شاہ صاحب! TLP دی گل کل کر لیناں-

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری عرض تے سن لیئو میں کوئی ست جگہ تے لڑناں اے-

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پرسوں دا ٹائم رکھیا اے ناں اس وقت گل کر لینا-

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر!---

سید حسن مرتضیٰ: تساڈا کوئی اس حکومت وچ stake اے؟ خدا دا واسطہ اے گل کر لین دیو، کی ہو گیا جے؟ میں تساڈے جیہاں تساڈا بھرا آں مینوں کیوں تنگ کردے جے؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اینہاں نوں ذہن چوں کڈھو-

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری چھوٹی جہی گل سنو! میں حلفاً ایہہ گل آکھ رہیا آں کہ وقت تیزی نال گزر رہیا اے- اینہاں دا جاناں کجھ نہیں تے ساڈا رہنا کجھ نہیں- اینہاں ادوں آرام نال اٹھنا اے تے نال آلے بنچ تے بہہ جانا اے چونکہ اینہاں نوں پوچھن آلا وی کوئی نئیں اے - اینہاں نوں ایہہ احساس وی نہیں اے کہ سیاسی وفاداری تبدیل کرن آلے دا پبلک دی نظر وچ کی حیثیت اور کی اوقات ہوندی اے لیکن ایہہ bother نہیں کردے- ایہہ میرا بھرا (ن) لیگ دا سب توں وڈا سپورٹر ہوندا سی بھڑک بھڑک کے کہندا سی کہ شہباز شریف زندہ باد شہباز شریف زندہ باد-

جناب سپیکر: چلو پھر کی اے-

سید حسن مرتضیٰ: اج اس دے موڈھیاں تے کوئی labiality نہیں ہے-

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ٹرجان تے پھر کی اے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تساں میری گزارش سن لیئو۔ ایہہ مینوں de-track کرن دی کوشش کر دے پئے نیں۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میرے نال مسلم لیگ دا کوئی بندہ گل کرے، قائد حزب اختلاف حمزہ شہباز صاحب گل کرے تے پھر میں جواب دیاں، ایہہ کون اے میرے نال گل کرن آلا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تساں floor مینوں دتا اے یا سارے جہان نوں دے دتا اے؟ تسیں اوہناں نوں چھڈو اوہناں نوں کرلین دیو لیکن تساں تے میرے ول توجہ رکھو۔ دس دن تک اس ملک دے اندر Law and order دی صورت حال۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! Law and order پر بات کرنے کے لئے ایک دن رکھا ہوا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جس طریقے دے نال ملک چلایا گیا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! Law and order پر بحث کے لئے ایک پورا دن رکھا ہوا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مینوں گل کرلین دیو۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 6۔ مئی 2021 کو 11.30 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔